

مرکز اہل سنت والجماعت سرگودھا کا ترجمان

مدیر
محمد الیاس گھمن

فقیہ
سرگودھا
ماہنامہ

جلد نمبر 3 جنوری 2014ء شماره 1

قرآن، سنت اور فقہ کی اشاعت و تحفظ کے
عالمی ادارے ”مرکز اہل سنت والجماعت“
کا مختصر تعارفی خاکہ

ہمارا تعلیمی طرز
اور
تحریکی منہج

پس منظر --- پیش منظر --- تہہ منظر ---



سائنس پیڑی پر ولید اکرام اکاؤنٹ



وفاق المدارس کی دعوت پر راولپنڈی میں علماء کرام کا ملک گیر مشترکہ اجلاس

مرکز اہل السنة والجماعة

ناشر

مرکز اہل السنۃ والجماعت سرگودھا کا ترجمان

فقہ سرگودھا ماہنامہ

شمارہ 1

جنوری 2014ء

جلد نمبر 3

معاون مدیر

مولانا محمد کلیم اللہ
نگران شعبہ رسائل و جرائد

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن

انجمنی ہولڈرز ممبر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر سالانہ

● آپ یہ شمارہ آن لائن پڑھ اور ڈاؤن لوڈ
بھی کر سکتے ہیں

www.ahnafmedia.com

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

300 روپے سالانہ زرقاوان

سرکولیشن مینیجر

0332-6311808

Contact Us

www.ahnafmedia.com

zarbekaleem313@gmail.com

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ



فہرست

- 3 ----- ہمارا تعلیمی طرز اور تحریکی منہج
اداریہ
- 12 ----- اسلام آباد کا ایک یادگار سفر
مولانا محمد کلیم اللہ
- 16 ----- سانحہ پنڈی پر علمائے کرام کا موقف
چوہدری عبدالجبار
- 21 ----- کریڈٹ کارڈ کا شرعی حکم (3)
مفتی رئیس احمد
- 23 ----- اساس الفقہ
علامہ خالد محمود، لندن
- 32 ----- سیدنا مسروق بن اجدع رضی اللہ عنہ
مولانا محمد عاطف معاویہ
- 41 ----- فضائل اعمال پر اعتراضات کا علمی جائزہ
متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن
- 52 ----- اقبال اور مٹلا
مولانا عابد جمشید رانا
- 58 ----- امام محمد رحمہ اللہ کی چند مشہور کتب (1)
مفتی محمد یوسف

ہمارا تعلیمی طرز اور تحریکی منہج

قرآن، سنت اور فقہ کی اشاعت و تحفظ کے عالمی ادارے ”مرکز اہل السنۃ والجماعت“ کا مختصر تعارفی خاکہ: پس منظر، پیش منظر اور تہ منظر

کھ.....اداریہ

یہ سن 2002 کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسے ادارے کی سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق دی جس کا فیض الحمد للہ تھوڑے ہی عرصہ میں علاقائی ملک کی جغرافیائی سرحدات کو پار کر کے ساری دنیا تک پھیل رہا ہے۔

مرکز اہل السنۃ والجماعت میں فعال انتظامی شعبہ جات کا تذکرہ کیے بغیر ہم صرف اس کے تعلیمی طرز اور تحریکی منہج کے بارے میں آپ کو کچھ بتانا چاہتے ہیں۔

1: شعبہ حفظ القرآن الکریم:

مرکز میں سب سے پہلے ہم نے اس مرکزی کتاب کو شمال نصاب کیا جس کی مرکزیت کالا محدود دائرہ بساط عالم کو محیط ہے یعنی ”قرآن کریم“۔ اس کے تینوں شعبے ناظرہ، حفظ، اور تجوید سے بحمد اللہ جو سکون و اطمینان ملتا ہے اسے یہاں بخوبی محسوس کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت مرکز میں دو مشاق اور مجود قاری صاحبان تقریباً 80 طلباء کی تعلیمی، اخلاقی اور معاشرتی تربیت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ عام مدارس سے ہٹ کر یہاں حفظ کے بچوں کا باضابطہ یونیفارم [مسنون سفید کپڑے اور پگڑی] ہے۔ جبکہ سردیوں میں جرسی اور گرم ٹوپی کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

2: ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ:

دینی مدارس کے فضلاء اور فارغ التحصیل علماء کرام کے لیے یہ اسپیشل کورس

ہے، جس میں اصول تفسیر، تفسیر، اصول حدیث، حدیث، اصول فقہ، فقہ، اصول مناظرہ، مناظرہ، داعی اور واعظ بننے کی عملی مشق، مضمون نگاری، کالم نگاری اور مقالہ نویسی کی عملی تربیت، تقابل ادیان، حفظ الاحادیث، مختلف فیہ مسائل میں اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند کا نظریہ اور اس کے دلائل، اجماعی اور اتفاقی عقائد میں تصلب اور پختگی، اسلام اور اہل السنۃ والجماعۃ کے متضادم نظریات کے حامل فرقوں کا علمی رد، انٹرنیٹ کا صحیح استعمال، مختصر کمپیوٹر کورس کرایا جاتا ہے۔ سیاست و عسکریت سے بالکل آزاد خالص علمی و فکری ماحول میں نشوونما پانے والے رجال کار؛ بحمد اللہ مختلف جہات اور میدانوں میں اپنی اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اب تک ان علماء کی کل تعداد 450 کے لگ بھگ بنتی ہے اور افراد سازی کا یہ مرحلہ مسلسل جاری و ساری ہے۔

3: بارہ روزہ دورہ تحقیق المسائل:

ماہ شعبان میں جب وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے امتحانات مکمل ہوتے ہیں اور سالانہ تعطیلات شروع ہوتی ہیں ان میں سے پہلے 15 دن میں اس کورس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ دینی مدارس کے اساتذہ کرام، طلباء، ائمہ مساجد، خطباء اور واعظین اس دورے میں کثیر تعداد سے شرکت کرتے ہیں۔ اس کورس کا نصاب مخصوص عقائد و نظریات اور چند معرکۃ الآراء وہ مسائل ہیں جن سے اہل الحاد اور اہل بدعت نے اختلاف کیا ہے۔ دونوں نظریات سامنے رکھ کر نظریہ اہل السنۃ والجماعۃ کا بادلائل اثبات جبکہ دوسرے نظریے کی علمی طور پر کمزوری کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ عرصہ تین سال سے اب تک اس کے شرکاء.... جو مرکز میں تشریف لا کر باقاعدہ کلاس روم میں بیٹھ کر یہ کورس کر چکے ہیں... کی کل تعداد 1300 ہے۔

چونکہ ہمارے یہ اسباق براہ راست انٹرنیٹ پر نشر ہوتے ہیں اور پوری دنیا

کے لوگ اس سے مستفید ہوتے ہیں ان کی ایک دن کی تعداد جو ہمارے علم میں ہے کم و بیش 120000 ہوتی ہے۔ بیرون ممالک میں کئی ایسے ادارے ہمارے رابطے میں ہیں جو اس کورس سے استفادہ کا اس طرح اہتمام کرتے ہیں:

کورس سے استفادہ کے خواہشمند سینکڑوں افراد کو ایک جگہ جمع کرتے ہیں، ان کے لیے کاغذ قلم کا بندوبست کرتے ہیں، ان کی رہائش اور خوراک کا انتظام کرتے ہیں اور بڑی اسکرینیں لگا کر ان کو اسباق سنواتے ہیں۔ اللہ الحمد

4: ماہانہ تین روزہ تحقیق المسائل:

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات سے اتوار صبح 10:00 بجے تک اپنی نوعیت کا منفرد اور غیر معمولی حیثیت کا حامل یہ کورس بھی انتہائی مفید ثابت ہو رہا ہے۔ ہم نے مشاورت سے یہ طے کیا کہ علماء، طلباء اور دین دار حلقے میں محنت برابر چلتی رہے لیکن عوام کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے اس کے لیے صرف ماہانہ تین دن کا کورس کرایا جائے جس میں اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس، لیکچرار اور پروفیسرز کے ساتھ ساتھ وکلاء برادری، تاجر برادری اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوں۔ الحمد للہ اس طبقے سے کافی افراد کا ہماری طرف رجوع شروع ہے۔ اب تک کی اس کی کل تعداد جو ہمارے ریکارڈ میں محفوظ ہے وہ 568 بنتی ہے۔

5: خانقاہ اشرفیہ اختر:

علم ظاہر کو جب تک علم باطن اور روحانیت کے پانی سے دھونہ لیا جائے اس وقت تک اس گوہر سے فائدہ حاصل کرنے کی بجائے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس حوالے سے حکیم الامت مجدد الملت الشاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اور میرے مرشد کامل عارف باللہ الشاہ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ کے مبارک اسماء پر ”خانقاہ اشرفیہ

اختر یہ ”کا قیام بھی عمل لایا گیا۔ جہاں مریدین، سالکین، منتسبین، معتقدین اصلاح عقائد اور اصلاح مسائل کے ساتھ ساتھ اصلاح نفس سے بحمد اللہ بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات نماز مغرب کے بعد راقم کا اصلاحی بیان بھی ہوتا ہے چاروں سلاسل [نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ] میں بیعت بھی کی جاتی ہے اور مشائخ کی امانت جلیلہ کا بارگراں تقسیم کیا جاتا ہے۔ تاہم اب تک مریدین کا باضابطہ اندراج بوجہ نہیں کیا جاسکا۔

6: مرکز اصلاح النساء:

خواتین کی دینی تعلیم و تربیت ان کا ”بنیادی حق“ ہے۔ دورِ حاضر میں بے راہ روی، فحاشی، عریانی اور جنسی آزادی نسواں کا طوفانِ بلا خیز خواتین اسلام کی عزت، آبرو، عفت اور پاکدامنی کو بہائے لے جا رہا ہے۔ اس لیے خواتین کے دینی مدارس اور جامعات بہر صورت ناگزیر ہیں۔ ان کے فوائد میں ہے کہ جہاں خواتین اور ہماری بچیاں غلط عقائد، رسوم اور برے رواجوں سے محفوظ رہتی ہیں وہیں اس کی بدولت پاکیزہ معاشرے کو فروغ بھی ملتا ہے۔ اس لیے خواتین کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کو پورا کرنے کے لیے ایک ادارہ بنام ”مرکز اصلاح النساء“ برائے خواتین کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔

الحمد للہ! یہاں ناظرہ، حفظ القرآن کے علاوہ دراساتِ دینیہ کورس، گھریلو رہن سہن کے آداب، خواتین کو خود کفیل بنانے کے لیے ووکیشنل سینٹر موجود ہے جہاں سلائی کڑھائی وغیرہ کی تربیت دی جاتی ہے۔ ہر انگریزی مہینے کے پہلے اتوار صبح 9 بجے علاقہ بھر اور مضافات کی ہر عمر کی خواتین کے لیے مرکز اصلاح النساء میں اصلاحی بیان بھی ہوتا ہے۔

7: احناف میڈیا سروس:

اپنے پیغام کو چند سامعین کے محدود حلقے سے بڑھا کر ساری دنیا کے لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہم نے انٹرنیٹ کی ضرورت کو ضرورت کے درجے میں تسلیم کر کے اس سے فائدہ بھی اٹھا رہے ہیں۔ احناف میڈیا سروس کا مختصر خاکہ یہ ہے۔

1: ہماری ویب سائٹس www.ahnafmedia.com

www.alitthaad.org

2: دعوتی مقاصد کے حصول کیلئے اور اہل باطل کے جوابات کے لیے فیس بک FaceBook پر ایک پیج Page بنایا گیا ہے، جو ساتھی سوشل میڈیا کو فروغ اسلام اور دفاع اسلام کی نیت سے استعمال کرتے ہیں، وہ ضرور اس پیج کو وزٹ کریں اور لائک کریں۔ یہ پیج اپنے دوست احباب اور جاننے والوں تک بھی پہنچائیں۔ ایڈریس یہ ہے:

www.facebook.com/AhnafMediaServices

3: اسی طرح Twitter پر بھی پیج بنایا گیا ہے، جو احباب ٹوٹر استعمال کرتے ہیں وہ ہمیں Follow کریں۔ ایڈریس یہ ہے:

www.twitter.com/ahnafmedia

4: یوٹیوب پر نیا چینل بنایا گیا ہے، اس میں مکمل بیانات کے علاوہ چھوٹے چھوٹے کلپس بھی اپ لوڈ کیے جارہے ہیں۔ ایڈریس یہ ہے:

www.youtube.com/user/AhnafMediaServices

5: مختلف اسلامک سافٹ ویئر کی تیاری

6: ویڈیو ایڈیٹنگ، کمپوزنگ، ڈیزائننگ، فارمیٹنگ اور دیگر تکنیکی امور ہماری ٹیم

خود سرانجام دیتی ہے۔

8: شعبہ رسائل و جرائد:

ہمارے ہاں تین رسائل شائع ہوتے ہیں۔

☆ سہ ماہی قافلہ حق سرگودھا:

علماء کرام کے لیے خالص علمی تحریریں اہل الحاد و بدعت پر ترکی بہ ترکی عالمانہ چوٹیں، بلکہ یوں کہہ لیں کہ اہل باطل کے معاصر جرائد اور رسائل میں ”جواب آں غزل“ کے طور پر ہر تین ماہ بعد یہ رسالہ مرکز اہل السنۃ والجماعت ہی سے جاری ہوتا ہے۔ عرصہ 7 سال سے اپنی صحافتی ذمہ داریاں پوری کر رہا ہے۔

☆ ماہنامہ فقیہ سرگودھا:

دورِ حاضر کے جدید مسائل کا حل، فقہ اور فقہاء کرام کی ضرورت، فقہ حنفی کے نفاذ کے لیے ابلاغی مہم، معاشی، تجارتی اور معاشرتی مسائل کا حل، فرقہ واریت کی روک تھام میں سنجیدہ اقدام وغیرہ جیسے اہم موضوعات پر ماہنامہ فقیہ کا اجراء کیا گیا ہے۔ الحمد للہ دو سال کا مسلسل سفر طے کر کے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

☆ ماہنامہ بنات اہل السنۃ سرگودھا:

خواتین اسلام کے لیے مفید، عمدہ اور اسلامی رنگ میں رنگی ہوئی ادبی و تخلیقی تحریریں، منتخب مضامین، دل چسپ اور سبق آموز کہانیاں، تربیت اولاد کے اصول، لطائف و مزاح کے ہنس مکھ صفحات، ”ہمارے کچن“ میں تیار ہونے والی مزے دار ڈشیں خواتین میں بے حد مقبول ہیں۔

9: شعبہ تصنیف و تالیف:

جدید ٹیکنالوجی نے اپنی بہت سی محیر العقول ایجادات پیش کی ہیں جس کی وجہ سے کافی چیزوں کی اہمیت یا تو بالکل ختم یا یوں کہہ لیں کہ کم ہو گئی ہیں جبکہ دوسرے

طرف بہت ساری چیزوں کی افادیت و ضرورت کو پیدا کیا ہے یا پھر زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن ”کتاب“ کی ضرورت آج تلک جوں کی توں باقی ہے۔ اس سے ”مونس تنہائی“ کا اعزاز نہیں چھینا جاسکا۔

اس حوالے سے مرکز اہل السنۃ والجماعت میں ”شعبہ تصنیف و تالیف“ موجود ہے۔ جس کے تحت مختلف موضوعات پر تقریباً 25 کتابیں مارکیٹ میں چھپ کر مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ بندگانِ خدا کی کثیر تعداد اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ بیرون ممالک کے لیے ہم نے اپنی کتب کے حقوق طبع محفوظ نہیں رکھے۔ اس لیے انڈیا [دیوبند، سہارنپور، ممبئی وغیرہ]، ترکی، افغانستان، بنگلہ دیش اور دیگر ممالک میں ہماری کتب مسلسل شائع ہو رہی ہیں۔ بعض کتب کے اردو کے علاوہ دیگر زبانوں [انگلش، فارسی، پشتو وغیرہ] میں تراجم ہو چکے ہیں۔ باقی کتب کی ٹرانسلیشن پر بھی پیش رفت حوصلہ افزا ہے۔

10: لا بھریری:

مرکز اہل السنۃ والجماعت میں دن رات خالص عقائد کی محنت جاری ہے اس کے ساتھ ساتھ ملحدانہ، مبتدعانہ اور متجددانہ نظریات، مسائل اور رسوم کا علمی اور اصولی انداز میں تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اس لیے کتب کی ضرورت سے انکار کی گنجائش نہیں۔ اس حوالے سے مرکز میں ایک وسیع لا بھریری بھی موجود ہے جس میں تقریباً 400000 روپے مالیت کی 5000 کتب اس وقت تک موجود ہیں۔

چونکہ کام برابر بڑھ رہا ہے اس لیے مزید کتب کے اضافے کی ضرورت بھی ناگزیر ہو رہی ہے۔ دیکھیے اللہ تعالیٰ کس صاحب دل شخص کا اس بارے میں انتخاب فرما کر اشاعت و تحفظ دین کی سعادت بخشتے ہیں۔

11: مکتبہ اہل السنۃ والجماعت:

اہل السنۃ والجماعت کی فکر و نظر، ان کے عقائد و ایمانیات اور مسائل و دلائل؛ لوگوں کو فراہم کرنے میں ”مکتبہ اہل السنۃ والجماعت“ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کثیر تعداد میں علمی و فکری کتابیں، پاکٹ سائز بکس، پوسٹرز، پمفلٹس، آڈیو کیڈس، ویڈیو سی ڈیز اور میموری کارڈز کی ترسیل اور ہوم ڈیلیوری سہولیات کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

12: احتاف ٹرسٹ:

عوام الناس کی رفاہی خدمات میں سرگرم مرکز اہل السنۃ والجماعت کا یہ شعبہ بھی کافی فعال ہے۔ آفت زدہ علاقوں میں خلق خدا کی کثیر تعداد کو ٹرسٹ نے اپنی وسعت کے مطابق راشن، خیمے، لباس خوراک اور دیگر ضروریات مہیا کی ہیں۔ اس کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں۔

❁ قدرتی آفات کے متاثرین کی قانونی دائرے میں رہتے ہوئے ہر ممکن امداد
❁ عوام الناس کے لیے دینی، علمی، اصلاحی اور تاریخی کتب پر مشتمل
لا بیریروں کا قیام۔

❁ دینی و عصری علوم سے ہم آہنگ اداروں کا قیام۔
❁ علماء، مبلغین اور طلباء کی معاشی ضروریات کا انتظام۔
❁ باصلاحیت اور مستحق طلباء و طالبات کی تعلیمی کفالت۔
❁ بے سہارا، نادار اور مفلس لوگوں کی کفالت۔
❁ خواتین کو ہنرمند بنانے کے لیے ووکیشنل سنٹرز کا قیام۔
❁ فری ڈسپنسریز کا قیام اور ایمبولینس سروس کی سہولت۔

13: شعبہ مبلغین:

مرکز اہل سنت والجماعت سے ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوہ مکمل کرنے والے فضلاء میں سے چند مخصوص نوجوانوں پر مشتمل افراد کی اس شعبہ میں تشکیل کی گئی ہے۔ جو اپنے اپنے علاقوں میں درس القرآن، درس الحدیث، صراط مستقیم کورس، فکری، نظریاتی اور تربیتی نشستیں، اصلاحی بیانات اور اہل باطل کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کے مدلل جوابات دینے کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

قارئین کرام! آئیے ہم سب دست بدعا ہو کر اللہ تعالیٰ سے عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کی کامیابیاں و کامرانیاں مانگیں، کرۂ ارضی پر بسنے والے تمام اہل ایمان کے لیے عافیت مانگیں، تمام دینی اداروں کی ترقی و خوشحالی مانگیں، علماء، مشائخ، صوفیاء، طلباء اور اللہ کے راستے میں اپنی جانوں کی قربانیاں دینے والوں کی حفاظت و سلامتی مانگیں، مرکز اہل سنت والجماعت کی مزید دینی، مسلکی، تعلیمی، سماجی اور رفاهی خدمات میں اضافے اور اس کی قبولیت مانگیں۔

یادِ رفتگاں:

پچھلے دنوں عزیزم مولانا ابو بکر جھنگوی [جو میرے رفیق سفر ہیں] ان کی والدہ ماجدہ حکم ربی پر لبیک کہہ گئی ہیں۔ یقیناً عزیزم مولانا ابو بکر جیسے نیک فرزند ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ ان کی وفات سے بہت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو ٹھنڈا فرمائے اور تاحد نظر و سعتیں عطا فرمائے۔ لغزشوں سے درگزر فرمائے ان کی کامل مغفرت فرمائے ورثا اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ محتاج دعا

مہرِ سیاس لکھن

اسلام آباد کا ایک یادگار سفر

..... مولانا محمد کلیم اللہ

Zarbekaleem313@gmail.com

جس شخص کے سر پر مسکلی کام کی دھن سوار ہو، اس کی زندگی کا مقصد، اس کا اوڑھنا اور بچھونا مسلک حقہ کی اشاعت اور تحفظ ہو، اس کے لیے اس کام کو تیزی سے پھیلانے اور حکمت عملی کے ساتھ بچانے کے لیے مسلسل سفر کی صعوبت، اعصاب شکن تھکن کو برداشت کرنا، شبانہ روز کی محنت، سینے میں تڑپنے والا دل، تھر تھراتے لبوں سے اس کی کامیابی مانگنے والی زبان بہت ضروری ہے۔

حضرت الاستاذ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن کی ذات میں خلاق لم یزل نے ان صلاحیتوں کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ مسلک کی سربلندی کے لیے ہمہ وقت مستعد اور کوشاں ہیں۔ ان کی زندگی کے کتنے کٹھن مراحل ہیں؟ اس کا اندازہ لگانا ان کے لیے بہت دشوار ہے جو ان کو گھنٹہ بھر کے لیے اسٹیج پر دیکھتے اور سنتے ہیں۔ راقم نے حضرت الاستاذ کے ساتھ دودن کا یادگار سفر کیا اس کی روداد مختصر اپیش خدمت ہے۔

24 نومبر: صبح تقریباً 8:00 بجے ادارہ معارف القرآن اسلام آباد کے

پرنسپل سے خصوصی گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد 11:00 بجے جامعہ اسلامیہ پنڈی صدر میں علماء کرام سے خصوصی ملاقات اور اہم مذہبی امور پر تبادلہ خیال فرمایا۔

12:30 بجے پیر طریقت مولانا عزیز الرحمان ہزاروی کے صاحبزادے مفتی محمد اویس

عزیز کی رہائش گاہ پہنچے۔ یہاں پر مفتی عبدالواحد قریشی، قاضی نوید حنیف اور اسلامک

یونیورسٹی اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے چند احباب سے میٹنگ کی۔

2:00 بجے جامعہ تعلیم القرآن جا پہنچے، جامعہ کے سربراہ مولانا اشرف علی سے تعزیت کی، وہاں پر قاضی عبدالرشید، مولانا نذیر احمد فاروقی اور دیگر علماء موجود تھے۔ مولانا نے آپ کا خیر مقدم کیا اور فرمایا: ”مولانا! آپ کے آنے پر میں کس قدر خوش ہوں میں بتلا نہیں سکتا۔“ دیگر علماء نے کہا کہ ”صرف آپ ہی نہیں بلکہ ہم سب کو انتہائی خوشی ہوئی ہے۔“ اس موقع پر آپ نے تحریری طور پر یہ تعزیتی بیان دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی [بانی: حضرت شیخ مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ] میں 10 محرم کو جو بدترین سانحہ رونما ہوا، بہت ہی گھناؤنا اور مکروہ جال تھا جو کہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ بنا گیا تھا۔ مگر حق تعالیٰ نے کچھ شہادتوں کو باقی نقصان سے بچانے کا ذریعہ بنادیا ہمیں امید بلکہ یقین ہے کہ اس شر میں حق تعالیٰ ضرور خیر پیدا فرمائیں گے۔ اس موقع پر میں اپنے رفقاء مولانا عبدالواحد قریشی [نائب امیر اتحاد اہل السنۃ والجماعت خیبر پختونخوا] مولانا قاضی نوید حنیف [امیر اتحاد اہل السنۃ والجماعت آزاد کشمیر] مولانا محمد کلیم اللہ [نائب مدیر سہ ماہی قافلہ حق، ماہنامہ فقیہ، ماہنامہ بنات اہل السنۃ سرگودھا] مولانا محمد ابو بکر جھنگوی، مولانا محمد رمضان اور مفتی اویس عزیز دامت برکاتہم حاضر ہوا۔ مولانا اشرف علی صاحب جو کہ ادارہ کے مہتمم ہیں ان سے تعزیت کی۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سانحے کو اتحاد امت اور انسدادِ فتنہ و شر کا ذریعہ بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مولانا اشرف علی کو صبر و تحمل کی توفیق دے۔ آمین بجاہ النبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

محتاج دعا

محمد الیاس گھمن

4:00 بجے فیصل مسجد اسلام آباد کے امام قاری خوش الحان قاری محمد اخلاق مدنی کی دعوت پر ان کی رہائش گاہ پر آئے۔ ہلکی پھلکی سے ملاقات کی۔

4:30 بجے اسلام آباد میں ایک جگہ نماز عصر کے بعد خواتین میں اصلاحی بیان کیا اور مسنون طریقہ سے خواتین سے بیعت لی۔ خواتین سے بیان کرتے ہوئے حضرت الاستاذ نے فرمایا کہ ”جس طرح مرد احکام اسلام کے پابند ہیں اسی طرح خواتین بھی تعلیمات اسلامیہ کی پابند ہیں۔ آج کے دور میں ہر طرف فحاشی، بد امنی اور خوف و ہراس ہے ساتھ ہی مخرّب اخلاق چیزوں نے معاشرے کا سکون کھو دیا ہے۔ آپ نے خواتین سے بیان کرتے ہوئے ان سے کہا کہ عورت اپنے عقائد کی اصلاح کرے، غلط رسوم و رواج سے خود کو بچائے، شوہروں کی تابعداری کریں اور اولاد کی تربیت کرنے میں کوتاہی نہ برتیں۔“

نماز مغرب کے بعد جمعیت علمائے اسلام کے سابق مرکزی راہنما حافظ حسین احمد سے ملاقات ہوئی۔

نماز عشاء کے وقت مولانا عبد القدوس محمدی کے ہاں ان کی جامع مسجد میں گئے ان سے طویل مشاورت ہوئی اور طلباء میں تقلید کی ضرورت پر بیان بھی کیا۔

11:30 بجے رات جامعہ علوم اسلامیہ اسلام آباد میں دورہ حدیث شریف کے طلباء سے خصوصی نشست ہوئی اور عقائد کی محنت کے حوالے حضرت الاستاذ نے تربیتی بیان فرمایا۔ رات کو جامعہ علوم اسلامیہ ہی کو آرام فرمانے کے لیے منتخب فرمایا۔

25 نومبر: جامعۃ العلوم اسلامیہ الفریدیہ میں مولانا عبد الغفار اور دیگر علماء کرام سے ملاقات تھی، مہتمم جامعہ کے ارشاد پر حضرت الاستاذ نے مفتیان کرام کی کلاس میں استواء علی العرش جیسے اہم اور نازک موضوع پر متکلمانہ طرز پر سبق پڑھایا۔ درس

سے فراغت کے بعد مولانا غازی عبدالرشید شہید اور مولانا عبدالعزیز کے والد محترم مولانا عبداللہ شہید کے مزار پر ایصالِ ثواب کے لیے تشریف لے گئے۔

بعد ازاں معروف عالم دین استاذ العلماء مولانا محمد عالم رحمہ اللہ..... جو کہ حضرت الاستاذ کے بھی استاذ تھے..... ان کے ہونہار اور لائق فرزند محمد یونس عالم کے ہاں تشریف لے گئے۔ موصوف قومی اخبارات کے معروف کالم نگار انصاف پسند تجزیہ نگار ہیں۔ میڈیا پر اسلام کی اشاعت کے حوالے ان سے طویل مشاورت رہی۔

اس کے بعد محترم حافظ حسین احمد کے ہمراہ سینیٹ سینٹر اسلام آباد میں تشریف لے گئے نماز ظہر ادا کی، وہاں پر سینیٹر فرحت اللہ بابر اور دیگر زعماء سیاست کے ملاقات ہوئی اور ملکی امور پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

یہاں سے واپسی کے بعد Pakistan Institute of Medical Sciences میں سر جن ڈاکٹر محمد اشرف سے چند لمحوں کی ملاقات ہوئی اور نماز عصر پڑھ کر واپسی ہوئی۔ دو دن کے اس مختصر دورے میں عقائد و نظریات، اصلاح معاشرہ، وعظ، نصیحت، تعزیت، دعائے مغفرت اور ملکی امور پر سیاسی رہنماؤں سے تبادلہ خیال سب کچھ ہی آ گیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت الاستاذ کو نظر بد سے محفوظ رکھے، حاسدین کے حسد سے، فتنوں کے فتنوں سے، شر پسندوں کی شر پسندی سے، بدخواہوں کی بدخواہی سے اور ظالموں کے ظلم سے، دشمنوں کی دشمنی سے حفاظت فرمائے، ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کے اخلاص کی بدولت ہمیں بھی خدمت دین کے لیے قبول فرمائے اور ہماری خدمت کو بھی اپنی بارگاہ میں قبولیت بخشے۔

یہ تو خوشبو ہے اسے جی بھر کے پھیلانا ہے
جس کو اچھی نہیں لگتی وہ ٹھکانہ کر لے

سانحہ پنڈی پر علمائے کرام کا موقف

وفاق المدارس کی دعوت پر راولپنڈی میں علمائے کرام کا ملک گیر مشترکہ اجلاس اہل حق علماء کی آواز کو موثر بنانے کے لیے سپریم کونسل قائم کرنے کا اعلان

کچھ..... رپورٹ: چوہدری عبدالجبار

جامع مسجد پرانا قلعہ راولپنڈی میں امر مرکزہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ الحدیث مولانا عبد المجید لدھیانوی کی صدارت میں وفاق المدارس کی دعوت پر ملک گیر علماء کرام اور دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس ہوا اجلاس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، اہل السنۃ والجماعت، جمعیت اشاعت التوحید، مجلس احرار، تحریک خدام اہل السنۃ، تنظیم اہل السنۃ اور تمام بڑے مدارس اور تنظیموں کے سربراہان اور نمائندگان نے شرکت کی۔

امیر مرکزہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ الحدیث مولانا عبد المجید لدھیانوی کی صدارت میں منعقدہ اس اجلاس میں مولانا فضل الرحمان، مولانا سمیع الحق، مولانا قاری حنیف جالندھری، مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا اشرف علی، مولانا پیر عزیز الرحمان ہزاروی، مولانا قاضی عبدالرشید، سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ، مولانا اورنگزیب فاروقی، مولانا ڈاکٹر قاری عتیق الرحمان، مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر، مولانا اللہ وسایا، مولانا حافظ فضل الرحیم، مولانا ارشاد احمد کبیر والا، مولانا انوار الحق، مولانا سعید یوسف، مولانا سید عدنان کاکاخیل، مولانا مفتی محمد جامعۃ الرشید، مولانا محمد الیاس گھسن، مولانا مفتی محمد نعیم، مولانا عبید اللہ خالد، مولانا قاری ابو بکر جہلم، مولانا ڈاکٹر سیف الرحمان، مولانا محمود الحسن اشرف، مولانا مفتی

کفایت اللہ، مولانا گل نصیب خان، مولانا پیر سیف اللہ خالد، مولانا رشید اشرف، مولانا راحت علی ہاشمی، مولانا امداد اللہ، مولانا مفتی محمد طیب، مفتی طاہر مسعود، مولانا عبد المجید، مولانا گلزار قاسمی، مولانا محمد ابراہیم، مولانا محمد زبیر صدیقی، مولانا قاضی نثار، مولانا ادریس، مولانا قاری مہر اللہ، مولانا فیض محمد، مولانا مفتی صلاح الدین، قاری خالق داد عثمان، مولانا حبیب الرحمان، مولانا مسعود الرحمان عثمانی، مولانا عبد المجید ہزاروی، مولانا عبد الغفار، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا نذیر فاروقی، مفتی عبد الرحمان، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا پیر اولیس عزیز ہزاروی اور مفتی امان اللہ اور دیگر علمائے کرام اور تاجر رہنماؤں نے شرکت کی۔

اجلاس میں سانحہ تعلیم القرآن راولپنڈی پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اور یوم عاشور پر پیش آنے والے اس سانحے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ باہمی اتفاق رائے سے سپریم کونسل بنانے کا بھی فیصلہ کیا۔ سپریم کمیٹی تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں و جمیع علماء کرام سے رابطے کر کے متفقہ طور پر حکمت عملی مرتب کرے گی۔ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبد المجید لدھیانوی اس کونسل کے سربراہ ہوں گے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ سانحہ راولپنڈی افسوسناک حکومت متاثرہ افراد کی بحالی کے لیے کردار ادا کرے۔

اجلاس میں کمیشن کی رپورٹ جلد مکمل اور ذمہ داروں کا تعین کر کے ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کے کا مطالبہ کیا گیا۔ جمعیت علمائے اسلام ف کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ مستقبل ایسے واقعات سے بچنے کے لیے پنجاب حکومت کو اقدامات کرنا ہوں گے انہوں نے کہا کہ حکومت سانحے کے حوالے سے جو بھی اقدامات کرے اس پر سپریم کمیٹی کو اعتماد میں لیا جائے۔ مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ

عالمی قوتیں مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے ان کے مابین تصادم اور نفرتیں پیدا کرنے کی سازش میں مصروف ہیں، امت مسلمہ اور پاکستانی قوم فرقہ وارانہ جھگڑوں کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ راولپنڈی کے دلخراش سانحہ کے بعد ملک بھر میں شدید رد عمل کو روکنے کے لیے علمائے کرام اور مذہبی رہنمائوں نے جس تدبیر اور حکمت عملی سے کام لیا وہ قابل ستائش ہے۔

مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ پاکستان کو اس وقت صلیبی دہشت گردی کا سامنا ہے امریکی ڈرون حملے شہروں تک پہنچ چکے ہیں اس کا راستہ نہیں روکا جا رہا ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اس وقت پورا ملک حالت جنگ میں ہے اور قوم کو یکجہتی کی ضرورت ہے، قوم کو متحد ہو کر تمام سازشوں کو ناکام بنانا ہوگا، وفاق المدارس کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا حنیف جالندھری نے کہا کہ حکومت پنجاب اس واقعے کے ذمہ دار حملہ آوروں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جن پولیس افسران کو معطل کیا گیا ان کے خلاف فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں غفلت برتنے پر کارروائی بھی ہونی چاہیے کہ حکومت کی جانب سے سانحہ راولپنڈی کی تحقیقات کے لیے بنایا گیا کمیشن محض روایتی نہیں بلکہ عملی ہونا چاہیے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ کراچی کے حالات خراب کرنے میں بلیک وائٹر ملوث ہے جو ٹارگٹ کلنگ اور دہشت گردی کر رہی ہے۔

اس اجلاس میں مولانا محمد الیاس گھمن نے بھی اجلاس کے شرکاء سے خطاب کیا اور مختصر وقت میں اپنی تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ

1 ملک کو پیش آمدہ مسائل کے لیے جید اور مستند علماء پر مشتمل فقہی بورڈ بنادیا جائے اور اس بورڈ کی رائے پورے مسلک کی رائے شمار ہو۔

2 مختلف مسلکی اور نظریاتی تنظیمات کے دو دو فرد لے کر ایک مشاورتی بورڈ بنایا جائے تاکہ ہر تنظیم اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اس انداز میں کام کرے کہ باہمی تصادم کی نوبت نہ آئے بورڈ کو جمعیت علماء اسلام اور متفقہ بورڈ کے زیر نگرانی کر دیا جائے اور اس نگران بورڈ کی ہدایات پر عمل کرنے کیلئے تنظیمات کو پابند بنایا جائے

3 موجودہ صورت حال میں مسلک دیوبند کو متحد کرنے کے لیے تعلیم القرآن راجہ بازار اولپنڈی ہی میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن، مولانا سمیع الحق اور صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا سلیم اللہ خان اور صدر دارالعلوم کراچی مفتی محمد رفیع عثمانی کی سرپرستی اور نگرانی میں ایک اجلاس طلب کیا جائے اور مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب قاسمی، مولانا قاضی نور محمد، مولانا محمد علی جالندھری اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہم نے جس تحریر پر دستخط فرمائے تھے اسی پر دستخط کرنے کے لیے فریقین کو پابند کیا جائے۔

4 نظام تعلیم کو مضبوط اور محفوظ رکھنے کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان جبکہ ملک میں نظام شریعت کو نافذ کرنے کے لیے جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنایا جائے اور الیکشن کے دنوں میں متفق اور متحد ہو کر جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر الیکشن لڑا جائے اور اسمبلی اور سینیٹ میں موثر کردار ادا کیا جائے۔

5 تمام تر دینی و سیاسی معاملات میں قیادت پر مکمل اعتماد کیا جائے اور کچھ اختلاف رائے بھی ہو تو اس کا اظہار اسٹیجوں پر نہ کیا جائے۔

اجلاس کے بعد متفقہ اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ راولپنڈی کے ملزمان کو کفیر کردار تک پہنچانے، فرقہ وارانہ کشیدگی کے سد باب کے لیے موثر قانون سازی اور تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کو منظر عام پر لانے کے لیے ترجیحی

بنیادوں پر عملی اقدامات کیے جائیں، حکومت پنجاب اپنے وعدوں پر عمل درآمد کو ہر صورت یقینی بنایا جائے، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے موثر قانون سازی کی جائے اور تمام مکاتب فکر اپنی مذہبی رسومات کے لیے حدود کا از سر نو تعین کریں اور تاکہ گنجان آباد علاقوں میں کوئی تصادم کی فضا نہ بن سکے۔

مسجد، دارالعلوم تعلیم القرآن اور متاثرہ مارکیٹ کی مقررہ شیڈول میں تعمیر کو یقینی بنایا جائے۔ کمیشن میں شہادتیں دینے کی تاریخ میں توسیع کی جائے۔ سانحے کے بعد پولیس افسران کی معطلی ہی کافی نہیں بلکہ ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام 7 دسمبر 2013 بروز ہفتہ)

قرآن و سنت کی نشر و اشاعت کا عالمی ادارہ

دَلائِلُ الْإِيمَانِ

محمد الیاس گھمن

کی تمام تالیفات، مدلل بیانات، آڈیو ویڈیو ڈیز، میموری کارڈز اور مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کے نامور مصنفین اور محققین کی تصنیفات کا مرکز

دَلائِلُ الْإِيمَانِ 17- فرسٹ فلورز بیڈ سنٹر 40 اڈوبازار لاہور
0423-7350016, 0321-4602218

کریڈٹ کارڈ کا شرعی حکم (3)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ کریڈٹ کارڈ استعمال کرنے والے کا ہے یعنی جو کریڈٹ کارڈ لیتا ہے اور بازار میں جا کر اس سے خریداری کرتا ہے اور بعد میں بل ادا کرتا ہے اس میں اگر اس بات کا پورا اطمینان کر لیا جائے کہ بل کی ادائیگی تیس دن سے پہلے پہلے ہو جائے تاکہ اس پر سود نہ لگے، تو اس میں کوئی خرابی نہیں یہ جائز ہے۔

بالخصوص بہتر اور محتاط طریقہ یہ ہے کہ پہلے سے بینک کے پاس کچھ رقم رکھوا دیں تاکہ جب بل آئے تو وہ خود بخود آپ کے اکاؤنٹ سے وصول کر لیں اور اس بات کا خدشہ ہی نہ رہے کہ تیس دن گزر جائیں، ادائیگی نہ اور سود لگ جائے اگر اس طرح کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سالانہ فیس سود ہے لیکن یہ سود نہیں ہے بلکہ درحقیقت اس نے جو کارڈ آپ کو ایشو کیا ہے اس کی اپنی بھی کچھ قیمت ہوتی ہے۔

★ پھر اس کو بھیجنے کی

★ پھر ہر مہینہ حساب و کتاب رکھنے کی

★ ہر مہینہ آپ کو بل بھیجنے کی

★ اور آپ کے تاجر سے رابطہ رکھنے کی یہ ساری اجرتیں ہیں اور یہ اجر مثل ہے

سالانہ فیس سود کے زمرے میں نہیں آتی۔

یاد رہے کہ وہ جو پیسے دینے والی مشین لگی ہوئی ہے وہ لگانا بھی آسان کام نہیں جگہ

جگہ وہ مشین نصب کرنے پر بھی بھاری اخراجات آتے ہیں ان اخراجات کو ان معمولی فیس کے ذریعے وصول کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ فیس نکالی جانے والی رقم کے تناسب سے گھٹتی بڑھتی نہیں ہے ایک متعین چیز ہوتی ہے جو ادا کر دی اسی طرح یہاں 75 ڈالر ہیں اگر آپ سال میں ایک لاکھ کی خریداری کریں تب بھی 75 ڈالر ہے اور دس ڈالر کی خریداری کریں تب بھی 75 ڈالر ہیں تو اس کا خریداری کی قیمت سے کوئی رابطہ ہی نہیں ہوتا۔ جب اس کا اس سے تعلق ہی نہیں ہے تو لہذا وہ جائز ہیں۔

عام طور سے تاجر کا مسئلہ تردد کا ہوتا ہے کہ تاجر سے جو کمیشن لیا جاتا ہے جو کریڈٹ کارڈ کا اصل آمدنی کا ذریعہ ہے اس کے بارے میں شبہ ہوتا ہے کہ ایسا تو نہیں کہ بل آف ایکسیج کوڈس کاؤنٹ کریں۔

تو اس کی فقہی تخریج یہ ہے کہ اس کے ذریعے تاجر کو اچھے اچھے گاہک فراہم کیے جاتے ہیں اگر اس کے پاس یہ سہولت نہ ہو تو لوگ اس کے پاس خریداری کے لیے نہیں آئیں گے۔

تو اس کو بہتر سے بہتر گاہک فراہم کرنے کی سہولت دی جا رہی ہے یہ بعینہ سمسرۃ تو نہیں ہے لیکن سمسرۃ کے مشابہ ہے لہذا اس کی اجرت کو سود نہیں کہا جاتا۔ اس کی تخریج میری نظر میں یہ ہے کہ یہ سمسرۃ کے مشابہ عمل کی اجرت ہے کہ وہ اس کے پاس اچھے گاہک لے کر آتا ہے۔ نیز تاجر کے لیے کچھ دوسری خدمات بھی فراہم کرتا ہے مثلاً مشین وغیرہ۔

اس لیے اس کی بھی گنجائش معلوم ہوتی ہے البتہ تاخیر کی صورت میں جو زیادہ رقم وصول کی جاتی ہے اس کے جواز کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

اساس الفقہ

اسلام میں فقہ کی بنیاد کیسے قائم ہوئی اور وہ کون سے عوامل تھے جنہوں نے نصوص کے ہوتے ہوئے فقہ کی ضرورت پیدا کی۔ اس کے لیے ہمیں اسلامی قانون عمل کو مختلف زاویوں سے دیکھنا ہو گا۔

آنحضرت ﷺ کی زندگی میں صحابہ کا اجتہاد:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بصورت عدم نص اجتہاد کی اجازت دے رکھی تھی اور انہیں صواب اور خطا دونوں صورتوں میں اجر کا یقین دلایا تھا کہ انہیں دو اجریا ایک اجر ضرور ملے گا۔ دین میں کی گئی اتنی محنت بھی ضائع نہیں جاتی۔ صواب [فہم صحیح] پالیں تو دو اجر اور بصورت خطا ایک اجر اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ دو پہلو برابر رہیں۔

نماز عصر بنی قریظہ میں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک جگہ روانہ فرمایا اور کہا عصر کی نماز بنو قریظہ میں پڑھنا! بڑی تاکید سے فرمایا: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ۔ (صحیح بخاری ج 2 ص 591)

ترجمہ: تم میں سے کوئی عصر کی نماز پڑھے تو بنی قریظہ جا کر پڑھے۔

اتفاق ایسا ہوا کہ عصر کی نماز کا وقت رستے میں ہو گیا، عصر کہاں پڑھیں؟ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کی دو رائیں ہو گئیں۔ بعض کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کی پابندی کریں اور کچھ کہتے تھے علت حکم پر نظر کریں آپ کا منشاء تھا

کہ اتنی جلدی پہنچو کہ عصر تمہیں بنو قرینہ میں آئے۔ یہ نہ تھا کہ رستے میں عصر کا وقت ہو جائے تو بھی وہاں نہ پڑھنا۔

کچھ لوگوں نے رستے میں نماز پڑھ لی اور دوسروں نے الفاظ کی پابندی کرتے ہوئے نماز عصر بنو قرینہ میں جا کر پڑھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی خبر دی گئی تو آپ نے کسی کی بھی سرزنش نہ کی ظاہر الفاظ سے تمسک اور علتِ حکم پر نظر ہر دو طرف مجتہد تھے۔ فلم یعنف واحداً منهم۔ (بخاری ج 1 ص 591)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دورائے رکھنے والوں میں سے کسی کو نہ جھڑکا۔ الفاظ کی پابندی کرنے والوں کو اگر ہم ”المحدث“ کہیں تو رستے میں پڑھنے والوں کو ”اہل الرائے“ کہیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ”اہل الرائے“ بننے پر کوئی نکیر نہ فرمائی۔ دیکھئے اس دورِ اول میں اہل حدیث اور اہل الرائے کس طرح ساتھ ساتھ چلتے تھے۔

علتِ حکم پالینے سے ظاہر حدیث پر عمل نہ کرنا:

ایک شخص ایک لونڈی [ام ولد] سے متہم تھا۔ بتلانے والے اس قدر تھے کہ انکار نہ ہو سکتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ آپ اس کے ہاں گئے تو کیا دیکھتے ہیں: فاذا هو فی رکی یتبدد فقال له علی اخرج فناوله یدہ فاخرجه فاذا هو محبوب لیس له ذکر۔

(صحیح مسلم ج 2 ص 368)

ترجمہ: وہ ایک چھوٹے کنویں میں اترا ٹھنڈک لے رہا ہے آپ نے اسے باہر نکلنے کا کہا اور اس کا ہاتھ پکڑا، آپ کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں مرد ہونے کی علامت نہیں۔ آپ نے اسے قتل نہ کیا علتِ حکم پر نظر رکھی اور اگر حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کو اس کی خبر دی۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس اجتہاد کو پسند فرمایا اور فرمایا جو سامنے والا دیکھ سکتا ہے وہ پیچھے والا نہیں دیکھ سکتا۔ یعنی تم وہاں موجود تھے اسے دیکھ پائے میں وہاں نہ تھا اس لیے نہ دیکھ سکا۔ الشاہد یرئی مالا یراہ الغائب رواہ احمد۔

ترجمہ: حاضر وہ کچھ دیکھ پاتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا۔

پانی ملنے پر تیمم سے پڑھی نماز نہ لوٹانا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی کہیں سفر میں تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا، پانی نہ ملا تو انہوں نے تیمم سے نماز پڑھ لی۔ نماز کا وقت باقی تھا کہ پانی مل گیا، ایک صحابی نے وضو کیا اور نماز پھر سے پڑھی۔ دوسرے نے اس پہلی نماز کو کافی سمجھا اور نماز نہ دہرائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دونوں نے اپنا ماجرا سنایا جس نے نماز نہ لوٹائی آپ نے اسے فرمایا: أَصَبَّتِ السُّنَّةُ وَأَجَزَ أَتُكَ صَلَاتُكَ۔

(سنن ابی داؤد ج 1 ص 55، سنن نسائی ج 1 ص 75)

ترجمہ: تو نے صحیح بات پالی اور تجھے تیری نماز کافی ہو گئی۔

اور دوسرے سے فرمایا: لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، تجھے دو اجر ملیں گے۔ یعنی نماز پہلے ہو گئی تھی اب اس کو پھر سے پڑھنے پر نفوں کا ثواب ملے گا۔ آپ نے اجتہاد کرنے پر ان دونوں میں سے کسی پر سرزنش نہ کی۔

زچگی کی حالت میں سزا کو روک لینا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک زانیہ باندی کو درے لگانے کا حکم دیا۔ آپ اس کے پاس گئے تو دیکھا اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے آپ نے اس پر حد جاری نہ کی اور واپس آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں صورت حال عرض کر دی۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس اجتہاد کی تحسین کی اور فرمایا: احسنت وزادہ فی روایۃ اتر کھا حتی تماثل۔

(صحیح مسلم ج 2 ص 71، ترمذی ج 1 ص 174)

ترجمہ: تم نے اچھا کیا اس پر حد موخر رکھو یہاں تک کہ بچہ بڑا ہو جائے۔

آپ کا یہ اجتہاد بظاہر نص کے مقابلہ میں تھا لیکن مجتہد کی نظر علت سبب اور حالت تینوں پر ہوتی ہے۔ آج کل کا دور ہوتا تو کئی مولوی کہہ دیتے کہ دیکھو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حدیث پر عمل نہ کیا اور اپنی رائے حدیث میں داخل کی۔ اہل فقہ یہ کیا کرتے ہیں؟

نص کے مقابل حالات کی رعایت:

قرآن کریم میں چور کی سزا وہ مرد ہو یا عورت قطع ید [ہاتھ کاٹنا] ہے۔ قرآن کریم کا حکم ہے: **وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً مِمَّا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ۔** (سورۃ المائدہ: 38)

ترجمہ: اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت کاٹ ڈالو ان کے ہاتھ سزا میں یہ ان کے عمل کا بدلہ ہے جو انہوں نے کمایا۔

اس حکم الہی میں کوئی قید اور شرط نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے موقع پر اس سزا کے جاری کرنے سے منع فرمایا۔ کیوں؟ اس لیے کہ کہیں چور اس پریشانی اور تکلیف میں ذہنی توازن نہ کھو دے اور کافروں سے نہ جا ملے۔ ایک مسلمان کے ایمان کی حفاظت کے لیے آپ نے اس موقع پر حد جاری کرنے سے منع رکھا۔ حضرت بسر بن ارطاة کہتے ہیں: نہی ان تقطع الایدی فی الغزو۔

(ابوداؤد ج 2 ص 249)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ جنگ کے موقع پر ہاتھ کاٹے جائیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حالات کی اس رعایت میں ”قحط سالی“ کو بھی داخل کیا۔ یہ آپ کا اجتہاد تھا۔ ان عمر بن الخطاب اسقط القطع عن السارق عام المجاعة۔ (الجنہ ص 64)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط سالی کے سال میں چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا ساقط فرمادی تھی۔

آپ نے اس موقع پر اس پر مال کی دو گنی قیمت ادا کرنے کی تعزیر جاری کی۔ (اعلام الموقعین ج 3 ص 8)

حضرت امام احمد رحمہ اللہ کے ہاں اگر ثابت ہو جائے کہ کسی نے بھوک سے لاچار ہو کر چوری کی ہے تو وہ معذور سمجھا جائے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ یہ رعایت اور حالات پر نظر رکھنا نص کا مقابلہ نہیں۔ مجتہدین کی نظر علت سبب اور حالات تینوں پر ہوتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس دور کے غیر مقلد اس دور میں نہ تھے۔ ورنہ پروپیگنڈہ کرتے کہ صحابہ اور ائمہ؛ نص کے مقابلہ میں قیاس سے کام لے رہے ہیں۔ صحابہ اور ائمہ کا یہ فیصلہ ہر گز نص کے خلاف نہیں ہے۔ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں: لیس فی هذا ما يخالف نصاً ولا قياساً ولا قاعدة من قواعد الشرع۔ (الجنہ ص 64)

ترجمہ: اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو کسی نص پر یا اس پر مبنی کسی قیاس کے خلاف ہو، نہ یہ بات قواعد شرع میں سے کسی قاعدہ سے ٹکرا رہی ہے۔

اجتہاد میں کوئی صورت قطعی نہیں ہوتی:

دادا کی وراثت کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی

اللہ عنہما کی رائیں مختلف تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے کا اظہار اپنی خلافت کے آخری دنوں میں کیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھ سے اتفاق کریں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **إِنْ تَتَّبِعَ رَأْيِي فَهُوَ رَشْدٌ وَإِنْ تَتَّبِعَ رَأْيَ الشَّيْخِ قَبْلَكَ فَنَعْمَ ذُو الرَّأْيِ كَانُ**۔ (المستدرک للحاکم ج 4 ص 340)

ترجمہ: اگر ہم آپ کی رائے کی اتباع کریں تو اس میں رشد ہے اور اگر ہم اس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پر عمل کریں تو آپ بھی بہت اچھی رائے والے تھے۔

معلوم ہوا کسی امام کے اجتہاد پر چلنا عیب نہیں ہے اور کوئی مجتہد کسی دوسرے مجتہد کی پیروی میں چلے تو اس میں بھی کوئی عیب نہیں آجاتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہت بلند پایہ بزرگ تھے مگر وہ اپنے لیے جائز سمجھتے تھے کہ پہلے دو بزرگوں میں سے کسی کی پیروی کر لیں علم رکھنے کے باوجود تقلیدِ علم جائز ہے۔

اس روایت سے یہ بھی پتہ چلا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ”اہل الرائے“ کہنا ہرگز کوئی عیب نہ سمجھا جاتا تھا۔

دو مختلف اجتہاد اور ہر ایک کی تصویب:

عَنْ طَارِقٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْتَنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجْتَنَبَ رَجُلٌ آخَرَ فَتَيَمَّمَهُ وَصَلَّى فَأَتَاكَ فَقَالَ نَحْوُ مَا قَالَ لِالْآخَرِ يَعْنِي أَصَبْتَ۔ (سنن نسائی ج 1 ص 62)

ترجمہ: حضرت طارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو غسل جنابت ضروری تھا اس نے نماز نہ پڑھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا ماجرا بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے ٹھیک

کیا۔ ایک اور شخص کو یہی صورت درپیش ہوئی تو اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی بات کہی۔ اسے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا جو پہلے کو دیا تھا۔

تیمم سے نماز پڑھانے کا اجتہاد:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غزوہ ذات السلاسل میں ایک رات جب کہ سردی شدید تھی مجھے نہانے کی حاجت ہو گئی مجھے اندیشہ ہلاکت تھا، اگر میں غسل کروں۔ میں نے تیمم کیا اور صبح کی نماز پڑھا دی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَأْتَيْتَ جُنُبًا۔

ترجمہ: اے عمرو! [رضی اللہ عنہ] تم نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی اور تو جنابت کی حالت میں تھا؟

میں نے کہا: إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا)۔ میں نے اللہ عزوجل کا کلام سنا ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اللہ تعالیٰ بے شک تم پر بڑا مہربان ہے۔ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔ (سنن ابی داود باب إِذَا خَافَ الْجُنُبُ الْبُرْزُ أَيْتِيْمًا)

ترجمہ: پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ کہا۔

ایک مسئلے کے دو جواب مختلف حالات میں:

آپ نے اجتہاد کی راہ سے امت کو عجیب رعایت بخشی ہے۔ زندگی کے عام مسائل اس کے لیے اتنے آسان کر دیے کہ دین ہر قسم کے حالات کے لیے لائق عمل

ہو گیا۔ اگر تمام جزئیات قرآن و حدیث میں مذکور اور طے ہو تیں تو یہ وسعت جوامت کو اجتہاد کی راہ سے ملی ہے کبھی قانون کے شامل حال نہ ہو سکتی۔

کسی مسئلے کا حال اور افراد کے ساتھ کیا تعلق ہوتا ہے؟ اسے واقعہ ذیل میں دیکھیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے پوچھا کیا میں روزے کی حالت میں بیوی سے بغلگیر ہو سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اور ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور یہی سوال کیا۔ آپ نے اسے ”نہ“ کہا اور اس چیز کی اجازت نہ دی۔ (سنن ابی داؤد ج 1 ص 324)

صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپ کی صداقت پر پختہ ایمان تھا آج کل کے لوگ ہوتے تو آپ کو تضاد بیانی کا الزام دیتے لیکن انہوں نے ان دونوں سوال کرنے والوں پر غور کیا، پہلا شخص سن رسیدہ تھا اور دوسرا جوان اور آپ کا جواب ہر کسی کے حسب حال تھا۔

قرآن میں اسلامی فقہ کی بنیادیں:

شیخ محمد خضریٰ لکھتے ہیں شریعت نے اسلامی قانون سازی میں تین بنیادی چیزوں کی بطور خاص رعایت کی ہے۔

1: عدم الحرج:

اس میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ لوگوں پر تنگی واقع نہ اور عام زندگی میں کوئی حرج واقع نہ ہو۔

2: تقلیل التکلیف:

یعنی انسان پر شریعت کی وجہ سے جو ذمہ داری آئے اس کے تحمل میں انسان کو بہت کم تکلیف ہو۔

3: تدریج:

کوئی حکم اچانک وارد نہ کیا جائے۔ تدریج سے کام لیا جائے۔ شریعت اس راہ سے قانون بنے گی۔

قرآن کریم میں عدم الحرج کا بیان:

هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ

(سورۃ الحج: 78)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہیں چن لیا ہے اور نہیں رکھی تم پر کوئی دین میں تنگی۔ یہ دین تمہارے باپ ابراہیم کا ہے۔

یعنی دین میں کوئی ایسی مشکل نہیں رکھی جس کا اٹھانا کٹھن ہو، احکام میں ہر طرح کی رخصتوں اور سہولتوں کا لحاظ رکھا ہے۔ یہ دوسری بات ہے تم خود اپنے اوپر ایک آسان چیز کو مشکل بنا لو۔ پانی نہ ملے اور وضو نہ کر سکو اس حال میں تیمم کی راہ کھول دی اور فرمایا مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ۔

(سورۃ المائدہ: 6)

ترجمہ: اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈالے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے۔

(ماخوذ از آثار التشریع ج 1 ص 158 تا 172)

(جاری ہے)

تذکرۃ الفقہاء : ... مولانا محمد عاطف معاویہ

سیدنا مسروق بن اجدع رحمہ اللہ علیہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے چند حضرات فقہاء کے تذکرہ کے بعد اب چند مشہور تابعین فقہاء کرام رحمہم اللہ کا تذکرہ شروع ہے اس بار سیدنا مسروق بن اجدع رحمہ اللہ کا ایمان افروز تذکرہ آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے آپ اپنے زمانے میں فقہ کے امام اور اجتہادی مسائل میں مرجع خلائق اور نابغہ روزگار شخصیت تھے۔

اکابر صحابہ سے جن حضرات کا خصوصی تعلق تھا ان میں ایک نمایاں نام سیدنا مسروق بن اجدع رحمہ اللہ کا ہے، آپ اپنے دور کے مشہور فقیہ تھے، جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت اور ملاقات کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کے والد کا نام ”اجدع“ تھا جس کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تبدیل کر کے ”عبدالرحمان“ رکھا۔ (الطبقات لابن سعد ج 6 ص 139)

ام المومنین حبیبہ حبیبہ خدازوجۃ الرسول صدیقہ بنت صدیق سیدہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا ان کو اپنا بیٹا سمجھتی تھیں۔ چنانچہ مشہور تابعی امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان عائشۃ قد تبنت مسروقاً حضرت عائشہ نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 40)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا آمو صوف سے کس قدر شفقت والا معاملہ تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ امام ابن سعد رحمہ اللہ نے الطبقات میں نقل کیا ہے: ”حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اتینا امر المومنین عائشۃ

فقامت خوضوا (البني عسلا)۔۔۔

(الطبقات ج 6 ص 141)

میرے بیٹے [مسروق کی] شہد سے خاطر مدارت کرو۔

سیدنا مسروق بن ابدع رحمہ اللہ بھی امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بے حد ادب اور از حد احترام کرتے تھے جب کبھی آپ ایسی حدیث بیان کرتے جو آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہوتی تو جھوم کر فرماتے: حدثنی الصادقة بنت الصديق۔

(المعجم الکبیر)

یہ حدیث میں نے اپنی اس ماں سے سنی جو خود بھی صدیقہ ہیں، جن کے والد بھی صدیق ہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود کے شاگردوں میں آپ کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی بن مدینی فرماتے ہیں: ما اقدم علی مسروق احدا من اصحاب عبد اللہ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 40)

حضرت عبد اللہ بن مسعود کے تمام شاگردوں میں سے میرے نزدیک حضرت مسروق کو بلند مقام حاصل ہے۔

اسلاف امت کی نظر میں:

کسی شخص کا مقام معلوم کرنے کے لیے اس طبقہ کے افراد کی رائے سے بہتر کوئی اور ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ کا تعلق چونکہ اہل علم طبقہ سے ہے تو ان کی علمی و فقہی حیثیت کے متعلق علماء کی رائے دیکھنی چاہیے کہ انہوں آپ کے متعلق کیا آراء پیش کی ہیں۔ کتب سیر و رجال کی ورق گردانی سے آپ کا مقام نکھر کر سامنے آجاتا ہے چند اقوال ملاحظہ فرمائیں:

1: مشہور تابعی امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کان اعلم بالفتوی من شریح

وکان شریح یستشیرہ۔ (تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 40)

فتوے کے معاملہ میں حضرت مسروق رحمہ اللہ کا مقام قاضی شریح رحمہ اللہ سے بھی زیادہ تھا بلکہ قاضی شریح رحمہ اللہ فتاویٰ کے متعلق آپ سے ہی مشورہ کیا کرتے تھے۔

قاضی شریح جیسا آدمی جس سے مشورہ کر کے بات کرے اس کی علمیت کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟؟

2: مشہور محدث امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بقی مسروق بعد علقمہ لایفضل علیہ احد۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج 6 ص 145)

حضرت علقمہ رحمہ اللہ کے بعد سیدنا مسروق علمی میدان میں مجھے اکیلا نظر آتا ہے اس کے پائے کا کوئی اور آدمی نہیں۔

3: امام ابن المدینی رحمہ اللہ کا قول گزر چکا ہے وہ آپ کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سب سے فائق سمجھتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 40)

4: مشہور محدث اور امام جرح و تعدیل حضرت امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں: لایسئل عن مثله۔ (تہذیب التہذیب ج 6 ص 239)

ان جیسا [فضیلت و علم میں] کوئی نہیں ہے۔

5: امام جرح و تعدیل حضرت امام ذہبی اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ نے آپ کو ”الفقیہ“ جیسے مقدس لقب سے ذکر کیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 40، تہذیب ج 6 ص 238)

قارئین: یہاں ان تمام اقوال کا احاطہ مقصود نہیں بلکہ بطور مثال کے چند ذکر کر دیے تاکہ اساطین امت کی نظر میں آپ کا کتنا بلند مقام معلوم ہو سکے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خصوصی تعلق:

آنمو صوف کو اصحاب پیغمبر رضی اللہ عنہم کے ساتھ غیر معمولی تعلق تھا جب کوئی مسئلہ پیش آتا اور عام لوگ اس کی وضاحت صحابہ کرام کی جلالت اور وجاہت کے باعث معلوم کرنے سے جھجکتے اور صحیح طور پر اس تک رسائی نہ کر پاتے تو آپ کی وساطت سے اس مسئلہ کا حل مل جاتا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فتنوں کے متعلق پوچھا انہوں نے اس کی نشاندہی کی دریں اثناء حضرت حذیفہ نے ایک بات کو کچھ مبہم انداز میں بیان کیا اور لوگوں کو اس کی مکمل تفصیل معلوم نہ ہو سکی۔۔۔ تو انہوں نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے درخواست کی جنہوں نے صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھ کر مسئلہ حل کر دیا۔ (صحیح بخاری رقم 525 باب الصلاة کفارة)

چند فقہی مسائل:

حضرت مسروق کا شمار پہلی صدی کے جلیل القدر فقہاء میں ہوتا ہے آپ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ کے اجتہاد کی تصویب و تائید فرمائی۔ چنانچہ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

مسئلہ نمبر 1:

ایک مرتبہ حضرت جناب رضی اللہ عنہ اور حضرت مسروق رحمہ اللہ اس وقت مغرب کی نماز پڑھنے کے لیے آئے جب امام آخری رکعت پڑھا رہا تھا امام نے وہ رکعت مکمل کی اور سلام پھیرا ان دونوں حضرات نے اپنی رہ جانے والی رکعات مکمل کی دونوں کا اجتہاد و طریقہ ایک دوسرے سے مختلف تھا۔ حضرت جناب رضی اللہ عنہ

نے دونوں رکعتیں اکٹھی ایک قعدہ کے ساتھ پڑھیں جب کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے پہلی رکعت پڑھی، قعدہ کیا اور دوسری میں پھر قعدہ کیا۔ نماز ادا کر کے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس واقعے کا ذکر کیا اور پوچھا کہ ہم میں سے درست مسئلہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کلا کما اصاب ولو کنت انا لصنعت کما صنع مسروق۔ (المبسوط سرخسی ج 1 ص 348، المعجم الکبیر ج 9 ص 274 رقم 9372)

آپ دونوں کی نماز درست ہے اگر مجھے ایسی صورت حال پیش آجاتی تو میرا اجتہاد وہی ہوتا جو اس مسئلہ میں مسروق کا ہے۔

حدیث مذکور پر تجزیہ:

- سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔
- 1: ایک مسئلہ میں مجتہدین کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو کسی مجتہد کے خلاف غلط رائے قائم کرنے سے احتراز کرنا چاہیے بشرطیکہ اجتہاد کرنے والا حقیقتاً مجتہد ہو۔ جس طرح کہ حضرت جندب اور مسروق میں اختلاف ہوا لیکن سیدنا ابن مسعود نے کسی ایک کو ملامت نہیں فرمائی۔
 - 2: سیدنا مسروق رحمہ اللہ کی اجتہادی حیثیت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے اجتہاد کی تصویب فرمائی کہ میرے اجتہاد کے مطابق مسئلہ سیدنا مسروق رحمہ اللہ کا درست ہے۔

مسئلہ نمبر 2:

ہمارے معاشرہ میں اس وقت ایک بہت بڑی بیماری ننگے سر نماز پڑھنے کی ہے بعض لوگ سستی کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں جب کہ بعض نادان اس کو ”سنت“ سمجھتے ہیں کہ ان مسائل میں حضرات مجتہدین ہمارے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں اس

مسئلہ میں ہم جب حضرت مسروق رحمہ اللہ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا معمول سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کا نظر آتا ہے ابواسحاق فرماتے ہیں کان مسروق یصلی فی برانسہ

(الطہات الکبریٰ ج 6 ص 139)

سیدنا مسروق رحمہ اللہ [اپنے سر کو ڈھانپ کر] یعنی ٹوپی پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

مسئلہ نمبر 3:

اگر کوئی شخص فجر کی نماز کے وقت مسجد میں پہنچا جماعت کھڑی ہو چکی تھی اس نے ابھی تک سنتیں ادا نہیں کی تھیں تو مسجد کے کونے میں سنتیں ادا کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس مسئلہ میں حضرت مسروق رحمہ اللہ کا معمول بھی یہی تھا مشہور محدث امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کان مسروق رحمہ اللہ یجئ الی القوم وہم فی الصلوۃ ولم یکن رکع رکعتی الفجر فیصلی رکعتین فی المسجد ثم یدخل مع القوم فی صلاتہم۔ (شرح معانی الآثار رقم: 2048)

آپ جب کبھی ایسے وقت میں تشریف لاتے کہ نماز فجر کی جماعت ہو رہی ہوتی اور آپ نے ابھی سنتیں ادا نہ کی ہوتیں تو آپ پہلے سنتیں ادا فرماتے اس کے بعد جماعت میں شریک ہو جاتے تھے۔

قارئین کرام! ہمارا مقصد حضرت مسروق رحمہ اللہ کے اجتہادی مسائل کا احاطہ نہیں بلکہ ان کے اجتہاد کا صرف تعارف مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کتنے بلند درجے پر فائز فرمایا تھا۔

وفات:

آپ کی وفات 63ھ میں ہوئی۔ گلشن ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مہکتا ہوا پھول دنیا کو اپنی علمی و اجتہادی خوشبو سے معطر کر کے خالق حقیقی سے جلاوا۔ آپ اپنے

دور میں قاضی بھی رہے تھے مگر اس عہدہ پر معاوضہ نہیں لیتے تھے۔ وفات کے وقت بارگاہ خداوندی میں یہ عرض کی کہ اللھم لا أموت علی أمر لم یسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا أبو بکر ولا عمر واللہ ما ترک صفراء ولا بیضاء عند أحد من الناس غیر ما فی سیفی هذا فکفونونی بہ۔ (الطبقات الکبری لابن سعد ج 6 ص 145، 144)

اے اللہ! میں آپ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جانشین حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے طریقے پر اس جہان سے جا رہا ہوں میں نے کسی انسان کے پاس کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑا صرف ایک تلوار چھوڑ کے جا رہا ہوں لوگوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا میری تلوار بیچ کر مجھے کفن دینا۔

قبر مسروق اور فیض روحانی:

بعض لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں مگر ان کی موت ان کے روحانی فیض کو ختم نہیں کر سکتی لوگ ان کی قبروں کو رحمت خداوندی کے نزول کا ذریعہ سمجھتے ہیں یہ مسئلہ صرف امتیوں کے ساتھ نہیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خود خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک قبر کی برکت سے رحمت خداوندی کو طلب کیا ہے۔

سنن الدارمی کا حوالہ:

اگر انصاف پسندی سے کام لیا جائے اور تحقیق کی آنکھ سے دیکھا جائے تو سنن دارمی میں یہ روایت موجود ہے کہ حضرت ابوالجوزاء اوس بن عبد اللہ رحمہ اللہ 83ھ فرماتے ہیں: قط اهل المدينة قطا شديدا فشكوا الى عائشة رضي الله عنها فقالت: انظروا الى قبر النبي صلى الله عليه وسلم فاجعلوا منه كوا الى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف قال: ففعلوا فمطرنا مطرا حتى نبعث

العُشْبُ وسمنت الابل حتى تفتقت من الشحم۔

(سنن الدارمی: ج 1 ص 56 باب ما اکرم اللہ تعالیٰ نبیہ بعد موتہ، رقم الحدیث 92)

مدینہ منورہ کے لوگ شدید قحط سالی میں مبتلا ہوئے۔ ان لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں درخواست پیش کی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف دیکھو (یعنی آپ کی قبر پر جاؤ) پھر آسمان کی طرف ایک روشندان بناؤ کہ آپ کے اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا، تب بارش سے سیراب ہوئے حتیٰ کہ سبز گھاس لگی، اونٹ اتنے موٹے ہوئے کہ گویا چربی سے پھٹے جا رہے ہوں۔

تاریخ بغداد کا حوالہ:

امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمہ اللہ علی بن میمون رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے سنا کہ انی لأتبرک بأبی حنیفہ وأجیء إلی قبرہ فی کل یوم یعنی زائر افاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین وجئت إلی قبرہ وسألت اللہ تعالیٰ الحاجة عندہ فما تبعد عنی حتی تقضی۔

(تاریخ بغداد للخطیب: ج 1 ص 101 باب ما ذکر فی مقابر بغداد الخ)

میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے برکت حاصل کرتا ہوں ہر روز ان کی قبر پر زیارت کے لیے حاضر ہوتا ہوں اور اس کے قریب اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی کی دعا کرتا ہوں۔ اس کے بعد بہت جلد میری دعا پوری ہو جاتی ہے۔

الخیرات الحسان کا حوالہ:

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ”الخیرات الحسان“ میں تحریر فرماتے ہیں: واضح رہے کہ علماء اور اہل حاجات ہمیشہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت

کرتے اور اپنی حاجات براری میں ان کا وسیلہ پکڑتے رہے ہیں۔ ان علماء میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ (الخیرات الحسان: ص 129)

اسی طرح امام مسروق رحمہ اللہ کی قبر سے لوگوں نے ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں تو اللہ تعالیٰ نے وہ پوری فرمادیں۔ امام مسروق رحمہ اللہ کی قبر مبارک باران رحمت کے نزول کا سبب بنتی رہی خشک سالی کے موقع پر لوگ بارش کی دعا مانگتے اللہ بارش برسا دیتے۔ امام ابن سعد آپ کی وفات کے بعد قحط سالی کے موقع پر لوگوں کے معمول کا تذکرہ کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں: کنا اذا قحط المطر ناتی قبر مسروق وکان منزلها بالسلسلۃ فنستسقی فنسقی۔ (الطبقات الکبریٰ ج 6 ص 145)

قحط سالی کے وقت لوگ آپ کی قبر پر جا کر اللہ سے بارش طلب کرتے اللہ ان کی برکت سے بارش عطا فرمادیتے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان اولیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے روحانی فیض سے مستفیض فرمائے۔

قیمت ہر کتبہ 1500/- روپے

لعنت اللہ علی الکاذبین ترجمہ: جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

ہمارا عزم فطرت سے قریب تر صحت مند زندگی

نسخہ جوہر زیتون

فوائد جوہر زیتون

جوہر زیتون: جوڑوں کا درد، کمر درد، ٹانگ کا درد ختم کرتا ہے۔
جوہر زیتون: پٹھوں کی کمزوری جوڑوں پر سوجن ورم ختم کرتا ہے۔
جوہر زیتون: گھٹنیاں، مٹھروں کا درد، درد زبردستی ختم کرتا ہے۔
جوہر زیتون: تمام جسمانی درد کو ختم کر کے پورے بدن کو بخانہ کرتا ہے

تاسم شدہ 1950

جوہر زیتون جوڑوں کے درد کا مکمل علاج

تمام نباتات خالق ارض وسماء کے پیدا کردہ ہیں، لیکن چند پودوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود اپنی مقدس کلام میں فرمایا ہے اور اس طرح ان پودوں کے نام تالہ کلام الہی میں محفوظ ہو گئے ہیں، ان میں زیتون کا ذکر بکثرت ملتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے "تم ہے انجیر کی اور تم ہے زیتون اور تم ہے طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی ہم نے انسان کو بہترین نعمانہ میں پیدا فرمایا" قرآن پاک میں زیتون کا لفظ اس کے نام کے ساتھ چھ مرتبہ آیا ہے۔

جوہر زیتون

0308-7575668

0345-2366562

0300-2682923

میں 1195

صلی اللہ علیہ وسلم

دارالحدیث

شعبہ طب نبوی

میں 24 گھنٹے

فضائل اعمال پر اعتراضات کا علمی جائزہ

..... متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

محترم قارئین! اولیاء اللہ کے واقعات کو بیان کرنا شرعاً جائز ہے، اللہ تعالیٰ شانہ کی کتاب قرآن کریم میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین (احادیث) سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ جس پر ہم آگے چل کر چند آیات کریمہ اور چند احادیث مبارکہ نقل کریں گے۔ اس سے پہلے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لی جائے کہ اولیاء اللہ کے واقعات کو ذکر کرنے کے کئی نیک مقاصد ہیں، مثلاً

☆ جیسے ان اولیاء اللہ نے ایمانیات کو اپنایا تم بھی اپناؤ۔

☆ جیسے ان اولیاء اللہ میں علم و تقویٰ، معرفت خداوندی اور اتباع رسول کا جذبہ تھا تمہارے اندر بھی ہونا چاہیے۔

☆ جیسے اولیاء اللہ عبادت گزار تھے تمہیں بھی اپنی عبادات میں اخلاص کی مزید ضرورت ہے۔

☆ جیسے اولیاء اللہ پر مشکل وقت حالات آئے اور انہوں نے صبر و رضا کا دامن نہیں چھوڑا تمہیں بھی مایوسی اور ناامدادی کے بجائے ثابت قدمی دکھانی چاہیے۔

☆ جیسے اولیاء اللہ نے اپنے علم و تفقہ سے باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر دین کی حفاظت کی اسی طرح تمہیں بھی علمی و عملی فتنوں کو مٹانے کے لیے ان کے نقش قدم پر چلنا ہو گا۔

☆ جیسے اولیاء اللہ نے دین کی اشاعت و سر بلندی کے لیے اپنی کوششیں صرف کیں

اسی طرح تمہیں بھی دین کی اشاعت کے لیے گلی گلی پھرنا ہو گا۔

☆ جیسے اولیاء اللہ نے نبی کی اطاعت و فرمانبرداری سے اپنی آخرت سنواری ہے اسی طرح تم بھی نبی کے اطاعت کر کے ہمیشہ کی نجات حاصل کر سکتے ہو۔

چنانچہ اگر غور سے دیکھا جائے تو سب سے پہلے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر..... مندرجہ بالا امور کو ذہن میں رکھتے ہوئے..... یہ نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو جب قرآنی احکامات کا مخاطب بناتا ہے تو ان لوگوں کے احوال کا ذکر بھی فرماتا ہے جو نیک تھے تاکہ تم سبق حاصل کرو اور ان لوگوں کے احوال کا تذکرہ بھی فرماتا ہے جو بد تھے تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اولیاء اللہ کے واقعات اور ان کی نجات پانے کا ذکر کیا اور وہیں ان لوگوں کا تذکرہ بھی کیا جو اولیاء اللہ سے متضاد نظریے پر قائم تھے اور ان کی ہلاکت کا ذکر کیا۔ قرآن کریم کی بعض سورتوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں اولیاء اللہ کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ پورے قرآن میں یہ مضمون ہے۔

سورة فاتحہ	سورة بقرہ	سورة آل عمران	سورة نساء
سورة يونس	سورة هود	سورة يوسف	سورة ابراهيم
سورة بني اسرائيل	سورة الكهف	سورة مريم	سورة الانبياء
سورة مومنون	سورة النور	سورة الشعراء	سورة النمل
سورة القصص	سورة روم	سورة لقمان	سورة الاحزاب
سورة السباء	سورة ص	سورة الزمر	سورة المومن
سورة محمد	سورة واقعه	سورة المجادلة	سورة ممتحنة
سورة جمعه	سورة التحريم	سورة نوح	سورة عبس

اب چند آیات کریمہ کو اختصار کے ساتھ ہم ذکر کرتے ہیں۔

آیت نمبر 1: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (6) صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔ (سورۃ فاتحہ)

ترجمہ: ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔ ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر 2: لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسِبُهُمُ الْغَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا۔ (سورۃ البقرۃ: 273)

ترجمہ: (مالی امداد کے بطور خاص) مستحق وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں اس طرح مقید کر رکھا ہے کہ وہ (معاش کی تلاش کے لیے) زمین میں چل پھر نہیں سکتے چونکہ وہ اتنے پاک دامن ہیں کہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لیے ناواقف آدمی انہیں مال دار سمجھتا ہے تم ان کے چہرے کی علامتوں سے ان (کی اندرونی حالت) کو پہچان سکتے ہو (مگر) وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔

آیت نمبر 3: مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ (113) يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ۔ (سورۃ آل عمران: 113، 114)

ترجمہ: اہل کتاب ہی میں وہ لوگ بھی ہیں جو (راہ راست پر) قائم ہیں۔ جو رات کے اوقات میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور جو (اللہ کے آگے) سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اچھائی کی تلقین کرتے ہیں

اور برائی سے روکتے ہیں اور نیک کاموں کی طرف لپکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کا شمار صالحین میں ہے۔

فائدہ: یہاں اہل کتاب سے مراد وہ اہل کتاب ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے مثلاً یہودیوں میں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔

آیت نمبر 4: وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا (69) ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا۔
(سورۃ النساء: 69، 70)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔ یہ فضیلت اللہ کی طرف سے ملتی ہے اور (لوگوں کے حالات سے) پوری طرح باخبر ہونے کے لیے اللہ کافی ہے۔

آیت نمبر 5: يٰۤأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ۔
(سورۃ المائدہ: 54)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔

آیت نمبر 6: أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (62) الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (63) لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔
(سورۃ یونس: 62 تا 64)

ترجمہ: یاد رکھو! جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہو گا نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیے رہے۔ ان کے لیے خوشخبری

ہے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی یہی زبردست کامیابی ہے۔

آیت نمبر 7: إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ۔ (سورۃ الحجرات: 42)

ترجمہ: یقین رکھ کہ جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔

فائدہ: میرے بندوں سے مراد وہ بندے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے کا پختہ عزم رکھتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان کا زور نہ چلنے کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ شیطان انہیں بھی گمراہ کرنے کی کوشش تو کرے گا لیکن وہ اپنے اخلاص اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے دھوکے میں نہیں آئیں گے۔

آیت نمبر 8: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الدُّنْيَا وَلَا تُطْعَمَنَ مِنْ أَغْفَلَتْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا۔ (سورۃ الکہف: 28)

ترجمہ: اور اپنے آپ کو استقامت سے ان لوگوں کے ساتھ ساتھ رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو اس لیے پکارتے ہیں کہ وہ اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں۔ اور تمہاری آنکھیں دنیوی زندگی کی خوبصورتی کی تلاش میں ایسے لوگوں سے نہ ہٹنے پائیں۔ اور کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور جو اپنی خواہشات کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا معاملہ حد سے گزر چکا ہے۔

آیت نمبر 9: وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ۔ (سورۃ العنکبوت: 69)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے ہماری خاطر کوشش کی ہے ہم انہیں ضرور بالضرور اپنے راستوں پر پہنچائیں گے اور یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آیت نمبر 10: مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(سورۃ احزاب: 23)

ترجمہ: انہی ایمان والوں میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ جو عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔

آیت نمبر 11: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْهَمُوا تَتَلَوْنَهَا عَلَيْهِمْ
الْمَلَائِكَةُ إِلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (30) نَحْنُ
أُولَئِكَ وَكُمُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهَى أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا
تَدْعُونَ (31) نُزِّلَا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ۔
(سورۃ فصلت: 30 تا 32)

ترجمہ: (دوسری طرف) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس پر
ثابت قدم رہے تو ان پر بیشک فرشتے (یہ کہتے ہوئے) اتریں گے کہ نہ کوئی خوف دل
میں لاؤ نہ کسی بات کا غم کرو اور اس جنت میں خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا
تھا۔ ہم دنیا والی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے اور
اس جنت میں ہر وہ چیز تمہارے ہی لیے ہے جس کو تمہارا دل چاہے اور اس میں ہر وہ چیز
تمہارے لیے جو تم منگوانا چاہو۔ یہ سب کچھ اس ذات کی طرف سے پہلی پہلی میزبانی
ہے جس کی بخشش بھی بہت ہے، جس کی رحمت بھی کامل ہے۔

نوٹ: آیات قرآنیہ کے ترجمہ اور فوائد میں ہم نے شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی کے
آسان ترجمہ قرآن سے استفادہ کیا ہے۔

چند احادیث مبارکہ:

احادیث کریمہ پیش کرنے سے قبل قارئین کرام کی خدمت میں حضرت
سیدنا امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا فرمان نقل کیا جاتا ہے، آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة۔ اولیاء کرام کا ذکر خیر کرنے سے اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے (جامع بیان العلم وفضلہ، ابی عمر یوسف بن عبد اللہ النمری القرطبی ج 2 ص 314)

اگرچہ اس موضوع پر ذخیرہ احادیث سے ہزاروں احادیث پیش کی جاسکتی ہیں لیکن مختصر اہم چند کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ ایک عام سادہ آدمی کو یہ بات بخوبی معلوم ہو جائے کہ اولیاء کرام کے واقعات بیان کرنے کوئی جرم نہیں۔ اگر کتاب اللہ ہو، رسول اللہ ہو لیکن رجال اللہ [اولیاء اللہ] نہ ہوں تو ہم تک دین کیسے پہنچے گا؟

صحیح البخاری کا پہلا حوالہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ أَمْرًا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاطَتْهُ عَيْنَاهُ.

(صحیح البخاری رقم الحدیث: 660)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات اشخاص ایسے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا کہ جس دن اس عرش کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہو گا۔

1. عادل حکمران۔
2. ایسا شخص جس نے ساری زندگی اللہ کی عبادت کر کے گزاری ہو۔
3. جس شخص کا دل مسجد سے جڑا رہتا ہو۔
4. ایسے دو شخص جو اپنی محبت اور جدائی اللہ کے لیے رکھتے ہوں۔
5. ایسا شخص جسے کوئی خوبصورت اور صاحب حیثیت عورت بدکاری اور برائی کے

لیے اپنی طرف بلائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

6. ایسا شخص جو اللہ کے راستے میں چھپ کر صدقہ دے۔

7. ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کو تنہائی میں یاد کرے تو اسکی آنکھوں سے آنسو نکل پڑیں

صحیح البخاری کا دوسرا حوالہ:

حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَكُفُّ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

(صحیح البخاری رقم الحدیث 2786)

ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے زیادہ فضیلت والا کون ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا مومن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے۔ لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد کون زیادہ فضیلت والا ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا صاحب ایمان شخص جو لوگوں سے چھپ کر اللہ کی عبادت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنی تکلیف دہ کاموں سے بچائے۔

صحیح البخاری کا تیسرا حوالہ:

عَنْ سَهْلِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ حَظَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟

قَالُوا حَرِّئُ إِنَّ خُطْبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلَّةِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا۔

(صحیح البخاری: 5091)

ترجمہ: حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گزر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا: تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جواباً عرض کیا کہ یہ اس لائق ہے کہ کہیں پیغام نکاح بھیجے تو اس کا پیغام قبول کیا جائے، اگر کسی کی سفارش کر دے تو وہ بھی مان لی جائے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے بعد مسلمان فقراء میں سے ایک شخص کا اسی جگہ سے گزر رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے وہی سوال کیا کہ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواباً عرض کیا کہ یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر کہیں پیغام نکاح بھیجے تو لوگ اس کی بات پر توجہ ہی نہ دیں اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی بات نہ مانی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس پہلے جیسے شخص سے ساری زمین بھی بھر تو بھی دوسرا شخص اس پہلے سے بہتر ہے۔

صحیح البخاری کا چوتھا حوالہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنْتُهُ بِالْحَرْبِ۔ (صحیح البخاری: رقم: 6502)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میرے ولی (دوست) سے نفرت کرتا ہے دشمنی رکھتا ہے میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رب أشعث مدفوع بالأبواب لو أقسم على الله لأبره. (صحیح مسلم: رقم الحدیث 2622)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جن کی شکل و صورت بظاہر خوب نہیں ہے لوگ ان کو اپنے دروازوں سے پیچھے دھکیل دیتے ہیں۔ لیکن اللہ کے ہاں ان کا مقام اس قدر بلند ہے کہ اگر وہ کسی بات پر اڑ جائیں اور اللہ کی قسم اٹھالیں تو اللہ ان کی قسم کو ضرور پورا فرماتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ غور فرمائیں کہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں صالحین اولیاء اللہ اور نیک لوگوں کا تذکرہ اور ان کی فضیلت کس انداز میں بیان کی جا رہی ہے۔ یہی بات ہم کہتے ہیں کہ صالحین کا ذکر کرنا جائز ہے۔ جیسے ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ ان واقعات کو بیان کرنے کے کئی نیک مقاصد ہیں انہی مقاصد کے حصول کے لیے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فضائل اعمال میں مستقل ”حکایات صحابہ“ کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے۔ باقی کتاب میں بھی اولیاء کرام کے واقعات کو لکھا ہے۔

ہاں البتہ ایک بات جس کو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان واقعات کی جتنی حیثیت ہے ہم فقط اتنی مانتے ہیں اگر اولیاء اللہ کے واقعات کا تذکرہ محض تاریخ کی کتابوں سے ملے تو ان کو اسی درجہ میں رکھیں گے چنانچہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ فضائل اعمال میں لکھتے ہیں:

”باقی صوفیاء کرام رحمہم اللہ کے واقعات تو تاریخی حیثیت رکھتے ہی ہیں اور

ظاہر ہے کہ تاریخ کا درجہ حدیث کے درجہ سے کہیں کم ہے۔“

(فضائل اعمال ص 384 / فضائل نماز ص 96)

غور فرمائیں! حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے کس قدر دیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اصل صورت حال کو اپنی کتاب فضائل اعمال میں درج کر دیا ہے اس کے باوجود بھی مفسدین اور گمراہ لوگوں کا یہ کہتے رہنا کہ فضائل اعمال میں قرآن وحدیث کی بجائے بزرگوں کے من گھڑت واقعات ہیں کس قدر ناانصافی اور ظلم کی بات ہے۔

امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 755ھ فرماتے ہیں کہ ”حکایات [اولیاء] احادیث نبویہ کی طرح قوی سندوں پر موقوف نہیں کیونکہ اس سے کوئی شرعی حکم ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ یہ محض وعظ ونصیحت پر مبنی حکایات واقعات ہیں مناسب یہ ہے کہ ان حکایات سے فیض حاصل کیا جائے اور ان کا انکار نہ کیا جائے کیونکہ مشائخ عظام فرماتے ہیں کہ ان حکایات اولیاء کے انکار کرنے والی کی کم سے کم سزا یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اولیاء اللہ کی برکات سے محروم فرمادیتے ہیں۔ اور ایسے شخص کے بارے میں جو ان حکایات اولیاء کا انکار کرنے والا ہو خاتمہ بالا ایمان سے محرومی کا اندیشہ ہے۔“
(روض الریاحین از امام یافعی رحمہ اللہ)

اس لیے اہل السنۃ والجماعت؛ اولیاء اللہ کے واقعات وحکایات کے ذکر کرنے کو جائز بھی سمجھتے ہیں اور امید رکھتے ہیں۔

احب الصالحین ولسنت منہم
لعل اللہ یرزقنی صلاحا

میں اولیاء اللہ سے محبت کرتا ہوں اگرچہ میں خود ولی نہیں ہوں شاید اللہ تعالیٰ ان کی بدولت مجھے بھی نیک بنادے۔
(جاری ہے)

اقبال اور ملاً

کھ..... مولانا عابد جمشید رانا

markazhanfi@gmail.com

علامہ اقبال مرحوم کی شاعری میں استعمال شدہ ”ملاً“ اور مجاہد کی اصطلاح کافی معروف ہے۔ مرحوم کی شاعری میں ملاً پر سخت تنقید ملتی ہے۔ لیکن جہاں پر بھی علامہ نے ملاً پر طنز یا تنقید کی ہے اس کے سیاق و سباق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ کس وجہ سے ملاً پر نالاں ہیں۔ ایک جگہ پر علامہ اقبال ملاً کو مجاہد کے ضد کے طور پر بھی پیش کرتے ہیں۔ ملاً کے سلسلے میں علامہ کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں:

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملاً کی اذال اور مجاہد کی اذال اور

مزید ملاحظہ ہو:

وہ مذہب مردان خود آگاہ و خدا مست
یہ مذہب ملاً و جمادات و نباتات

مزید ملاحظہ ہو:

ملاً کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد
ایک نظم ”ملائے حرم“ میں یہ فرماتے ہیں:

عجب نہیں کہ خدا تک تری رسائی ہو
تری نگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام

تری نماز میں باقی جلال ہے، نہ جمال
تری اذائے میں نہیں ہے مری سحر کا پیام
ہماری سعی پیہم کی کرامت ہے کہ آج
صوفی و ملا ملکیت کے بندے ہیں تمام

ملا کی مستی گفتار پر یہ ارشاد ہے:

صوفی کی طریقت میں فقط مستی احوال
ملا کی شریعت میں فقط مستی گفتار

ان اشعار سے ملا کی اندھی مخالفت کے بجائے اس بات کی وضاحت ملتی ہے
کہ علامہ اقبال کیوں ملا سے ناراض ہیں۔ دین میں جمود، اپنے اور آدمیت کے مقام کا
ادراک نہ کرنا، اجتماعی زندگی سے دین کو الگ رکھ کر صرف عبادات تک محدود رکھنا،
ظلم و ناانصافی کے آگے جھکنا، دین پر عمل کرنے کے بجائے صرف زبانی نصیحتوں پر
اکتفا کرنا وغیرہ۔

اس سب کے باوجود علامہ مرحوم ایسے ملا کی قدر بھی کرتے تھے جو
مسلمانوں میں ملی غیرت باقی رکھنے میں کوشاں ہوں۔ ابلیس کی زبان سے علامہ یوں
کہلوا رہے ہیں:

افغانیوں کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج
ملا کو ان کے کوہ دمن سے نکال دو

الغرض علامہ کلی معنوں میں ملا کے مخالف نہیں تھے۔ دراصل پچھلی کچھ
صدیاں علمی اعتبار سے مسلمانوں کے زوال کی صدیاں رہی ہیں اور یہ زوال سب سے
زیادہ اس گروہ پر آیا جو دین کا محافظ اور نگران سمجھا جاتا تھا بلکہ اگر یہ زوال اس گروہ

میں نہ آیا ہوتا تو مسلمانوں کو زوال دیکھنا ہی نہ پڑتا۔ حالات اور وقت کی تبدیلیوں کی قیادت یورپ کے ہاتھوں میں تھی۔ مسلمان ان تبدیلیوں کے چیلنج کا مقابلہ تو درکنار ان تبدیلیوں کو سمجھ ہی نہ سکے۔ بدلتے ہوئے چیلنج کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہمارا روایتی دینی حلقہ ان کا مقابلہ کرنے کے قابل نہ ہو سکا۔

ایک طرف مسلمانوں کی قیادت علماء کے ہاتھوں سے نکل رہی تھی اور دوسری طرف پڑھا لکھا مسلمان مغرب کا اثر لے رہا تھا اور پھر اس دینی حلقہ کو کچھ ادراک ہی نہ تھا کہ یہ تبدیلی کس طرح کی ہے۔ ایسی کیفیت میں ان دین دار حلقوں نے جس طرح کاروبار اختیار کیا اس کی وجہ سے دینی حلقے اور تعلیم یافتہ حلقوں میں بُعد بلکہ مخالفت پیدا ہو گئی۔ وہ تعلیم یافتہ حلقہ جو کسی بھی طرح سے دین کی ترویج کی راہ نکال کر دے رہا تھا اُس سے بھی اس کی نہ بنی اور علماء اپنے ذہنی جمود کی وجہ سے اپنے اندر کوئی تبدیلی اور ڈانٹا مزہ نہیں لاسکے۔

علامہ اقبال کی ملاً پر تنقید اسی جمود پر رد عمل ہے۔

اصولی طور پر کسی پر اگر لعن طعن کرنا ہو تو اس کی وجہ واضح ہونی چاہیے۔ بے معنی اور لغو طعن کسی بھی طرح سے اخلاق کے دائرے میں نہیں آتا۔

لیکن آج کے دور میں ملاً اس لیے نشانہ بن رہا ہے کیوں کہ اس نے علامہ اقبال سے سبق سیکھ کر اپنے اندر تبدیلی پیدا کر دی۔ بلکہ آج کے اس دور میں ملاً پر لعن طعن کرتے ہوئے یہی بات واضح نہیں ہے کہ ملاً سے یہاں کیا مراد ہے؟ کیا کسی مدرسے کا مولوی؟ یا کوئی دیندار شخص، یا ترقی پسند تحریک کا مخالف، منٹو اور عصمت چغتائی کے طرز تحریر کا نقاد، سیکولرزم اور جدت پسندی کو دلائل سے پچھاڑ دینے والا؟ سوال یہ ہے کہ ملاً کو ملاً ہونے پر نشانہ بنایا جا رہا ہے یا مجاہد ہونے پر؟ ملاً کو ظلم کا غلام بننے

پر نشانہ بنایا جا رہا ہے یا استعمار مخالفت پر؟ ملا کو دین کی انفرادی تعبیر پر نشانہ بنایا جا رہا ہے یا دین کی اجتماعی تعبیر پر؟ ایک ابہام ہے اور اس ابہام کے پردے میں اندر کا پورا کا پورا بغض اتارنے کی پوری آزادی۔

حقیقت یہ ہے ملا کے طعنے دلیل کا متبادل بن گئے ہیں۔ ایک طرف علامہ اقبال فرسودگی، جمود اور ملوکیت کی غلامی پر ملا پر تنقید کر رہے ہیں اور آج وہ حلقہ جو مغرب سے درآمد شدہ فرسودگی، اور مغرب کے شکست خوردہ فکری اور معاشی نظریات کی اندھی تقلید کا قائل ہے وہ ملا پر طعن کرتا نظر آتا ہے۔ یعنی بات بالکل الٹ ہو گئی ہے۔ دینی حلقوں میں روایتی علماء کی جگہ اپنی تمام خامیوں کے باوجود ایسا حلقہ موجود ہے جو وقت کے چیلنج کو سمجھ کر ڈٹا ہوا ہے۔ لیکن یہ مغربی نظریات کے گند میں آلودہ بوسیدہ ذہن ملا کے پیچھے پڑا ہوا ہے اس کی وضاحت کے بغیر کہ اس سے کون سا ملا مراد ہے؟

حقیقت یہی ہے علامہ اقبال جس ملا کو مخاطب کر رہے ہیں اس کا متبادل آج کے دور کی وہ بوسیدہ ذہن نسل ہے جس نے ایک عمر سرخ سویرے کے انتظار میں گزار دی اور جب یہ سرخ سویرا افغان ملا کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ گیا تو ادب کے نام پر اس ملا کے پیچھے پڑا ہے جس کی ضربوں نے ان کے خوابوں کی حقیقت ان کو دکھلا دی۔ اس ملا کا متبادل وہ ذہن بھی ہے جو ایک عرصے سے مغرب کے سماجی و سیاسی نظریات کو عقیدے کا حرف آخر سمجھتا رہا اور اب جا کر پتہ چلا ہے کہ یہ سخت جان ملا ان نظریات کے پر نچے اڑا سکتا ہے۔ کوشش کے باوجود یہ سرخ اور مغربی ملا اپنی تمنائوں اور حسرتوں کی لاش سے اٹھتے ہوئے لعن کو چھپا نہیں پاتا۔

پچھلے دور کے ملا کا بھی یہ المیہ تھا کہ ایک عرصہ تک ایک مخصوص سوچ کے

ساتھ گزارنے کے بعد اور کچھ مخصوص اساتذہ کی تعلیمات کو حرف آخر سمجھنے کے بعد ان کو اپنے آپ کو تبدیل کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ بالکل یہی مسئلہ اس فرسودہ ذہن نسل کا بھی ہے کہ ایک رخ پر اتنی دور چلنے کے بعد کسی طرح بھی اپنے آپ کو پلٹنے پر آمادہ نہیں کر پاتے۔ بقول شاعر

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

حیرت کی بات یہ ہے ابلاغی میدان میں ملا کے طعنے ان کے لیے بھی دھڑا دھڑا استعمال ہو رہے ہیں جو وقت کے چیلنج کا سامنا بڑی جواں مردی سے کر رہے ہیں۔ کہنے کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ آج کے دور میں ایسے ملا نہیں پائے جاتے جن کو علامہ اقبال نے نشانہ بنایا تھا۔ لیکن اقبال کی نظیر کو پیش کر کے اس طرح سے ملا پر اعتراض کرنا کہ یہ پتہ بھی نہ چلے کہ کس قسم کے ملا پر اور کیوں اعتراض کیا جا رہا ہے کسی بھی طرح معقول طرز عمل قرار نہیں دیا جاسکتا اور ان کی طرف سے ملا پر فقرے کسنا جو کہ اقبال کی فکر سے غیر اعلانیہ طور اپنے اندر پر شدید بغض پال رکھے ہوں اپنے میں ایک عجیب تناقض ہے۔

پرائی شاعری میں واعظ، زاہد وغیرہ کی اصطلاحات پر اور آج کے دور میں مولوی پر بھی ادب کے نام پر پھبتی کسی جاتی ہے۔ غالب وغیرہ کی پرائی شاعری پڑھنے سے یہ لگتا ہے کہ اپنی اخلاقی بے راہ روی کو جو از فراہم کرنے کے لیے اردو شاعری میں اس طرح کی چیزیں پائی جاتی تھیں۔ اگرچہ کہ یہ اخلاقی اعتبار سے انتہائی پست چیز ہے لیکن اردو ادب میں یہ روایت بن چکی ہے اور یہ کوشش عبث ہے کہ اردو ادب کو اس سے پاک کیا جائے۔ مقبول عام پرائی شاعری میں شاعر اپنی کسی ادبی کمزوری کو چھپانے

کے لیے اس طرح کی حرکت کرتا نہیں پایا جاتا تھا۔ بلکہ انتہائی معیاری شاعری میں ایک آدھ اس طرح کے اشعار پائے جاتے ہیں اور شعراء کے کلام کے مجموعے میں اس کا تناسب انتہائی کم نظر آتا ہے اور ملا پر جس طرح پھبتیاں کسی جاتی تھیں اس میں ادبی معیار کا بھی لحاظ رکھا جاتا تھا کہ اس کا نشانہ بننے والے خود اس سے لطف اندوز ہوں۔ لیکن اس روایت کا فائدہ اٹھا کر ماشاء اللہ اب ایسے شعراء کی افزائش بھی ہو رہی ہے جو شاعری کے بجائے تک بندی بلکہ نثر بندی کرتے ہیں اور انہیں شعر لکھنے کے لیے کوئی موضوع نظر نہیں آتا تو مولوی بے چارہ نشانہ بن جاتا ہے اور وہ بھی ایسے کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ مولوی کی کس بات پر اس کو مشق ستم بنایا جا رہا ہے۔

چونکہ کچھ وجوہات کی بنا پر آج بھی ایک پڑھا لکھا شخص اپنے آپ کو ”مولوی“ یا ”مولویت“ سے متعلق پیش نہیں کرنا چاہتا اس لیے یہ ایک انتہائی آسان نسخہ ہے بلکہ اگر کوئی سر پھر مولویت کا دفاع کرتا نظر بھی آئے تو اس کو ایک تنگ نظر کے طور پر پیش کرنا انتہائی آسان ہے۔

اس سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ ادب جس میں مولوی کو نشانہ بنایا گیا ہے اس کے معیار کی جانچ ہی نہیں ہو پاتی۔ آپ جتنا بھی بے تکا بھونڈا اور لغو ادب پیش کریں کہیں نہ کہیں سے داد و تحسین کے ڈونگرے برسائے والے نظر آہی جاتے ہیں۔ ایسے میں ایک ادبی ذوق رکھنے والے شریف انسان کو خاموشی میں ہی عافیت نظر آتی ہے۔

اس طرح کے تیج ادب کے ساتھ وہ فرسودہ نسل بھی ساتھ ہو جاتی ہے جو ملا کی غیرت اور بیداری کی وجہ سے اپنے خوابوں کی تعبیر نہیں دیکھ سکی اور نہ ہی دیکھنے کا کوئی امکان پاتی ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ کی چند مشہور کتب (1)

فقہاء کرام کی تصنیفی خدمات کے حوالے سے قسط وار کئی کتب کا تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگرد امام محمد رحمہ اللہ کی چند تصنیفات کا اختصار کے ساتھ تعارف پیش ہونے لگا ہے۔

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی زندگی کے چند دن پورے کرنے کے بعد جب قبر کے مہمان بنتے ہیں تو رفتہ رفتہ ان کے وجود کے ساتھ ان کا نام و نشان تک مٹ جاتا ہے اور بعض خوش نصیب ایسے بھی ہوتے ہیں کہ موت ان کے جسم کو اگرچہ تھپک تھپک کر سلا دیتی ہے مگر ان کا کردار اور سیرت ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اسی کی بدولت ان کا نام رہتی دنیا تک جگمگاتا رہتا ہے۔

ایسے نیک بخت لوگوں کی فہرست میں ایک نام امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ کا ہے۔ راجح قول کے مطابق آپ کی ولادت 132ھ میں ہوئی۔ کوفہ جیسے علم و فضل کے مرکز میں آپ نے پروان پائی۔ وقت کے جید اور نامور شیوخ مثلاً امام مالک بن انس، امام ابو یوسف اور امام سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ وغیرہ سے مختلف علوم و فنون حاصل کیے۔

آپ کے اساتذہ اور شیوخ میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اسم گرامی سرفہرست اور نمایاں نظر آتا ہے جن سے امام موصوف نے فقہ و حدیث دونوں میں مہارت حاصل کی۔ حق بات تو یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ جیسی بے مثال و باکمال شخصیت نے امام موصوف کو کندن بنادیا۔ یہ آپ ہی کے فیض اور تربیت کا اثر

تھا جس نے امام محمد کو علم و عمل کی بلندیوں تک پہنچا دیا تھا۔ آپ کی جلالت شان اور علمی مقام کا اندازہ صرف اس بات سے لگائیے کہ دوسری صدی کے مشہور مجتہد امام محمد بن اور یس شافعی رحمہ اللہ، امام جرح و تعدیل یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ و شیخ امام ابو حفص کبیر جیسی جلیل القدر ہستیاں بھی امام محمد رحمہ اللہ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔

امام محمد رحمہ اللہ کی زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ علم دین [قرآن، سنت اور فقہ] کے حصول اور اس کی نشر و اشاعت میں گزرا۔ آپ نے کثیر تعداد میں بڑی عمدہ اور نادر کتب لکھی ہیں مورخ ابن ندیم نے آپ کی کثیر کتب میں سے پچاس سے زائد کا تذکرہ اور ان کی نشان دہی فرمائی ہے۔ (تأب الفہرست ص 345)

امام محمد رحمہ اللہ کی کتابوں کی وجہ سے فقہ حنفی اطراف عالم میں متعارف و روشناس ہوئی۔ علامہ یحییٰ بن سلما سی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ومحمد بن الحسن هذا هو الذى ظهر على يديه مذهب ابى حنيفة بما صنف والف فى ذلك۔

(منازل الأئمة الأربعة ص 89)

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ وہ شخص ہیں جن کے ہاتھوں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب پھیلا ہے کیونکہ انہوں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب میں [کافی] کتب تصنیف کی ہیں۔

اور علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ اس بات کی گواہی یوں دیتے ہیں: وهو الذى نشر علم ابى حنيفة وانما ظهر علم ابى حنيفة بتصانيفه۔

(الفوائد البہیة ص 163)

امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے علم کو پھیلا یا

ہے اور امام اعظم کا علم امام محمد کی کتابوں کے ذریعے ظاہر ہوا ہے۔

امام محمد بن حسن الشیبانی کی کثیر کتب میں سے جو چھ کتابیں سب سے زیادہ مشہور ہیں انہیں کتب ”ظاہر الروایہ“ کہا جاتا ہے وہ چھ کتابیں یہ ہیں۔

کتاب المبسوط	الجامع الصغیر	الجامع الکبیر
السیر الصغیر	السیر الکبیر	الزیادات

ان کتب کو ظاہر الروایہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان کی سند و نسبت نہایت مضبوط ہے اس طور پر کہ یہ کتابیں امام موصوف رحمہ اللہ سے بطریق تو اتراث ثابت ہیں یا کم از کم انہیں مشہور کا درجہ تو ضرور حاصل ہے۔

کتب ظاہر الروایہ میں سے جو سب سے پہلی اور بنیادی کتاب ہے وہ ہے ”کتب المبسوط“ جس کو ”کتب الاصل“ بھی کہا جاتا ہے اس کا تعارف پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔

(ملاحظہ فرمائیں ماہنامہ فقہ مارچ 2012ء ص 48 تا 52)

بقیہ پانچ کتب کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

1: الجامع الصغیر:

یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر بہت شاندار اس میں کل مسائل جو درج ہیں ان کی مجموعی تعداد 532 ہے جن میں سے 170 مسائل میں امام محمد رحمہ اللہ نے اپنے فقہی واجتہادی ذوق کے مطابق الگ رائے قائم کی ہے۔ پوری کتاب میں صرف دو مسئلوں کے سوا کہیں قیاس اور استحسان کا ذکر نہیں ملتا۔ یہ کتاب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ان مسائل پر مشتمل ہے جو آپ سے امام محمد رحمہ اللہ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے واسطے سے روایت کیے ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس کتاب کے ثبوت اور سند میں ذرا بھی شبہہ نہیں علمائے کرام نے مختلف انداز اور پیرائے میں اس کی وضاحت کی ہے۔ امام جرح و تعدیل علامہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کتبت الجامع الصغیر عن محمد بن الحسن۔ (تاریخ بغداد ج 2 ص 7)

میں نے خود الجامع الصغیر امام محمد سے لکھی تھی۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے تو یہاں تک فرمادیا ہے: والمحموظة عن ابی حنیفة هو ما ذکرہ محمد بن الحسن فی الجامع الصغیر۔ (الحلی بالآثار ج 8 ص 124)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے محفوظ روایت وہ ہے جو امام محمد نے الجامع الصغیر میں آپ سے روایت کی ہے۔

نواب صدیق حسن خان [مشہور غیر مقلد] نے امام محمد رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے: وصنف الكتب الكثيرة النادرة منها الجامع الكبير والجامع الصغير وغيرهما وله في مصنفاته المسائل المشككة خصوصًا المتعلقة بالعربية ونشر علم ابی حنیفة۔ (التاج المکمل ص 69)

امام محمد رحمہ اللہ نے بکثرت نادر اور عمدہ کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے الجامع الکبیر اور الجامع الصغیر وغیرہ بھی ہیں۔ آپ کی کتب میں مشکل مسائل بھی ہیں خصوصاً وہ مسائل جو عربی زبان سے متعلق ہیں آپ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا علم دنیا میں پھیلا یا ہے۔

ان کے علاوہ امام ابن عبد البر، امام ابن حجر العسقلانی، امام احمد بن محمد قسطلانی رحمہم اللہ نے بھی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف الجامع الصغیر کی نسبت کو درست اور مضبوط قرار دیا ہے۔

جامع صغیر میں جو مسائل ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔

- 1: ایسے مسائل جن کا تذکرہ امام محمد رحمہ اللہ کی دیگر کتابوں میں نہیں پایا جاتا۔
- 2: کچھ مسائل ایسے ہیں جو دیگر کتب میں مذکور ہیں مگر ان کتابوں میں امام محمد رحمہ اللہ نے یہ صراحت نہیں کی کہ فلاں فلاں مسائل امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہیں جب کہ اس کتاب [الجامع الصغیر] میں یہ تصریح کر دی ہے۔
- 3: کچھ ایسے مسائل بھی ہیں جو دوسری کتابوں میں بھی موجود ہیں البتہ الجامع الصغیر میں امام محمد رحمہ اللہ نے ان کو ایسے انداز سے لکھا ہے جن سے بعض نئے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ (کشف الظنون ج 1 ص 444)

الجامع الصغیر کی تبویب و ترتیب:

الجامع الصغیر اگرچہ امام محمد رحمہ اللہ کی گراں قدر تصنیف ہے مگر دیگر علمی مشاغل کے باعث آپ اس کی ترتیب اور مستقل ابواب وغیرہ قائم نہ کر سکے۔ یہ ترتیب و تبویب کی سعادت کس کو نصیب ہوئی؟ علامہ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: و ترتیب الجامع الصغیر للامام القاضی ابی طاہر محمد بن محمد الدباس البغدادی۔ (کشف الظنون ج 1 ص 445 مکتبہ حنفیہ کوئٹہ)

کہ یہ کام امام ابو طاہر الدباس کے حصہ میں آیا۔

جبکہ علامہ عبدالحئی لکھنوی رحمہ اللہ نے حسن بن احمد زعفرانی رحمہ اللہ کے حالات میں تحریر کرتے ہیں: کان امام ثقة رتب الجامع الصغیر لمحمد بن الحسن ترتیباً حسناً و میز خواص مسائل محمد عمار و اہ عن ابی یوسف وجعلہ مبوباً ولم یکن قبل مبوباً۔ (الفوائد البہیہ ص 60 قدیمی کتب خانہ)

علامہ حسن بن احمد زعفرانی رحمہ اللہ بڑے قابل اعتماد امام تھے انہوں نے

امام محمد کی الجامع الصغیر کو بہت اچھے اور نہایت عمدہ طریقے سے ترتیب دیا اور امام ابو یوسف سے روایت کردہ خاص خاص مسائل بیان کر دیے الجامع الصغیر کے ابواب قائم کرنے کا شرف ان کے حصے میں آیا حالانکہ اس سے پہلے اس کتاب کے ابواب نہ تھے۔
دونوں آراء کا تجزیہ:

حاجی خلیفہ اور علامہ لکھنوی کے اقوال میں یہ صورت ہو سکتی ہے بلکہ ہمارے بعض معاصرین نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ الجامع الصغیر کے دو نسخے ہیں۔ ایک نسخہ وہ ہے جسے حسن بن احمد بن مالک زعفرانی نے جبکہ دوسرا نسخہ ابو طاہر الدباس نے لکھا۔

الجامع الصغیر کے شارحین:

اس کتاب کی بڑے پیمانے پر شروحات لکھی گئی ہیں بڑے بڑے صاحب علم لوگوں نے اس کی شروح لکھی ہیں چنانچہ شارحین میں محدث کبیر امام طحاوی، امام ابو بکر جصاص الرازی، علامہ ظہیر الدین ترمذی، امام فخر الاسلام بزدوی، علامہ شمس الائمہ سرخسی اور صاحب فتاویٰ قاضی خان امام فخر الدین حسن بن منصور رحمہم اللہ جیسے نامور اور بلند پایہ فقہاء کرام بھی شامل ہیں۔

علامہ لکھنوی رحمہ اللہ نے النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے جس میں الجامع الصغیر کے تعارف میں لکھا ہے کہ اس کی بکثرت شروحات ہیں پھر انہوں نے کافی شروحات کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ نیز مشہور مورخ علامہ حاجی خلیفہ نے بھی الجامع الصغیر کا مختصر تعارف اور اس کی تقریباً 20 معروف شروحات کا ذکر کیا ہے۔

(ملاحظہ کیجیے کشف الظنون ج 1 ص 444)

لوحِ ایام

مرکز اہل السنۃ والجماعت 87 جنوبی سرگودھا کے سرپرست متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن حفظہ اللہ کے مختلف دینی و مسکلی اسفار، اہم شخصیات سے خصوصی ملاقاتیں

- ☆ سانحہ پنڈی... وفاق المدارس کے مشترکہ اجلاس میں شرکت۔
- ☆ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان [جمعیت علماء اسلام] سے تفصیلی ملاقات۔
- ☆ انجمن تاجران پشاور کے وفد سے خصوصی ملاقات۔
- ☆ دارالعلوم صفہ سعید آباد کراچی میں علماء تربیتی کنونشن سے خطاب۔
- ☆ جامعۃ الرشید کراچی میں تخصصات و کلیات کے طلباء سے ضرورت فقہ پر خصوصی نشست، مفتی عبدالرحیم، مفتی ابولبابہ اور مولانا عدنان کاکا خیل سے ملاقات۔
- ☆ جامعہ بنوریہ کراچی میں مفتی محمد نعیم، مولانا محمد ظفر سے خصوصی ملاقات۔
- ☆ جامعہ اشرفیہ لاہور میں شرکائے دورہ حدیث سے خصوصی خطاب۔
- ☆ مولانا شمس الرحمان معاویہ شہید کے والد محترم سے تعزیت۔
- ☆ گوجرانوالہ میں مولانا زاہد الراشدی [شیرانوالہ گیٹ]، مولانا فیاض خان سواتی [جامعہ نصرۃ العلوم]، مولانا محمد ادریس [دارالعلوم چن داقلعہ گوجرانوالہ] مولانا محمد داؤد [جامعہ مظاہر العلوم] مولانا حامد، مولانا محمود قاسمی [جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ] سے ملاقاتیں کیں اور مختلف جگہوں پر بیان بھی فرمائے۔
- ☆ جمعیت علماء اسلام (ف) کے مرکزی سربراہ جناب سینیٹر مولانا خالد محمود سومرو کی مرکز اہل السنۃ والجماعت میں تشریف آوری۔
- ☆ شاعر اسلام مداح صحابہ جناب طاہر جھنگوی کی مرکز میں تشریف آوری۔



مرکز اہل السنّت والجماعت

زیر سرپرستی

محمد الیاس گھمن

ایک ادارہ، ایک تحریک

شعبہ جات

شعبہ حفظ القرآن الکریم

ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوة (برائے فضلاء کرام) ماہ شوال تا ماہ شعبان

پندرہ روزہ دورہ تحقیق المسائل (برائے طلبہ عظام) ماہ شعبان

تین روزہ تحقیق المسائل کورس (برائے عوام الناس)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات شام تا اتوار صبح ۱۰ بجے

ماہانہ مجلس واصلاحی بیان (برائے مریدین وساکنین)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات مغرب تا عشاء

قافلہ حق (سہ ماہی) - فقیہ (ماہنامہ) - بنات اہل السنّت (ماہنامہ برائے خواتین)

مکتبہ اہل السنّت والجماعت

(فکری و نظریاتی کتب، پوسٹرز، آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی ترسیل کیلئے)

مرکز اصلاح النساء (خواتین اور بچیوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا ادارہ)

احناف میڈیا سروس www.ahnafmedia.com

(پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اسلامک کلچر کے فروغ کیلئے)

احناف ٹرسٹ (مندرجہ بالا تمام شعبہ جات میں مالی معاونت کیلئے)

ان تمام شعبہ جات میں مرکز کے ساتھ زکوٰۃ، عشر صدقات کی مدد میں تعاون فرمائیں

محمد الیاس

بنام

اکاؤنٹ نمبر

1401-03600000900

میزان بینک سرگودھا

مرکز اہل السنّت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

خط و کتابت

E-mail: markazhanfi@gmail.com 0346-7357394 - 048-3881487